أَلثَّوْرَةُ الْهِنْدِيَّةُ

باغیِ ہندوستان

nafseislam
نفس اسلام
WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے درد انگیز تاریخی واقعات، مجاہدین
کی جلا وطنی، حبسِ دوام بہ عبور دریائے شور، مردوں، عورتوں
اور بچوں کا قتلِ عام
(انگریزی مظالم کی دل دہلا دینے والی خونیں داستان)

Nafse Islam
نفس اسلام
WW.NAFSEISLAM.C

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد لله عظيم الرجاء، لإنجاء من دون الإرجاء من البلوى والبلى والبلاء، وإبلاء حُسْن البلاء بإيتاء الآلاء لمن دعاه بأسنى الأسماء سيما لِمن ظُلم واضطر عند الابتلاء بالأسواء و الأدواء.

والصلوة على بشير نذير بشّر به أنبياء الأنبياء، المرجى شفاعته لدفع البلايا والأوباء وكشف ظُلَم ظلم الأعداء والشفاء من عُضال الداء، ووبال الشقاء، وآله النجباء النقباء الكرماء، وصحبه العظماء الأشداء الرحماء، سيما الخلفاء الخلفاء، سلم الله وبارك عليه وعليهم ما سبح الملك في الفلك والسماء، وسبح الفُلك في الفلك الدأماء.

تمام ثنائیں اس خدائے برتر کے لئے ہیں، جس سے بغیر کسی ناامیدی کے محنت و آزمائش کہنگی و بوسیدگی اور غم و تکلیف سے نجات دینے کی بہت بڑی امید وابستہ ہے اور جو اسے اس کے اعلیٰ نام سے پکارے اسے بہترین عطایا اور بے شمار نعمتیں عطا فرمانے والا ہے بالخصوص مظلوم و مضطر کی، اس کی مصیبتوں اور بیماریوں میں سننے والا ہے۔

سلام ہو اس خوشخبری سنانیوالے اور ڈرانے والے پر جس کی تمام نبی نوید مژدہ آمد سناتے آئے، بلا و وبا کے دور کرنے، دشمنوں کے ظلم کے پردے چاک کرنے بڑی بدبختی اور سخت بیماری سے نجات دلانے کی، گنہگاروں اور سیہ کاروں کو اس کی شفاعت سے بڑی امید ہے۔ سلام ہو اس کی شریف و نجیب و کریم اولاد پر، اور اس کے عظیم المرتبہ اشداء و رحیم اصحاب پر خصوصاً پاکباز وصاف باطن خلفاء پر، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ان سب پر نازل ہوں جب تک فرشتے آسمان پر تسبیح و تہلیل کرتے رہیں اور کشتیاں سمندر میں تیرتی رہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.CO

وبعد فان كتابي هذا كتاب اسير كسير خسير على ما فات منه حسير مبتلى بكل عسير لا يطاق وهو في ان يسير، منتظر لفرج على ربه يسير، ومكبول مخبول، واقع في احبول، على الدعة والسعة من بدء فطرته مجبول، يرجو النفس من كربه من نفس ربه بدعاء مقبول، ومحبوس في بأس بئيس وبؤس، وكل الى ظلوم عبوس، عزاه عما كان له من رئي وزي وملبوس وابتلاه بشجون شجون، في مضائق سجون، هي مجامع فتن مجون، و محتبس مبتئس من الخلاص متأس نظرا الى تحكم محتبس فظ غليظ القلب مختبس لكنه من رحمة ربه ليس بيئوس وغرير سلس، ضرير بلس، في أسر شرير بلس، وحائر حائر بائر تعس، من ظلم جابر جائر شكس شرس، وبائس ائس مُني بشدائد لا ينتهي اليها قياس قائس، ومفتقر ومعتر مضطر فتن باشد احتباس، واحمر بأس، في

میری یہ کتاب ایک دل شکستہ، نقصان رسیدہ، حسرت کشیدہ، اور مصیبت زدہ انسان کی کتاب ہے، جو اب تھوڑی سی تکلیف کی بھی طاقت نہیں رکھتا، اپنے رب سے جس پر سب کچھ آسان ہے مصیبت سے نجات کا امیدوار ہے جو ابتدائے عمر سے عیش وفراغت کی زندگی بسر کرنے کے باوجود اب محبوس دام ظلم اور تباہ شدہ ہے، اور مقبول دعاؤں کے ذریعہ خدا سے ازالۂ کرب کا طالب ہے وہ بڑی مشکلات میں مبتلا اور ترش رو ظالموں کے ہاتھوں میں گرفتار رہے۔ ان ظالموں نے اسے اچھے لباس سے معرّا کر کے غم و حزن کی وادیوں اور ایسے تنگ و تاریک قید خانوں میں ڈال دیا ہے جو سیاہ فتنوں کے مرکز ہیں، وہ محبوس و حزیں سخت دل اُچکے اور ظالم افراد پر نظر کرتے ہوئے اپنی رہائی سے مایوس ہے مگر اللہ کی رحمت سے نا امید نہیں ہے۔ وہ ایک سیدھا سادھا، نرم خُو اور مریض و کمزور ہوتے ہوئے شریر و بدفطرت کی قید میں ہے اور ظالم و جابر، بد خلق و بد کردار کے ظلم سے حیران و پریشان ہے، وہ آفت رسیدہ، ایسے مصائب میں مبتلا ہے جن کی سختیوں تک قیاس کرنیوالے کا قیاس نہیں پہنچ سکتا اور ایسا مضطر و محتاج ہے جو سخت عذاب و احتباس میں گرفتار ہو چکا ہے، وہ سفید رو سیاہ دل

مر ابيض اسود الكبد ازرق غبرس، اصهب الشعر متلون لباس، جرّد عما كان له من لباس، وكساه خشن كساء وكرباس، وعاجز جازع فازع، الى ربه فازع نزيع من اسرته بالاسر بالاسر نازع اليهم نازع، فقضى عليه بلا مدعٍ ومنازع، وسادم نادم عادم، لكل مخدم وخادم، فتّ في اعضاده باشدّ مصادم وبعيد فريد طريد عنِي فجلي من ارضه وبلده، وكئيب كريب غريب عنِي، فاُنحي عن اهله وولده، ضامه ظلوم وجاره واُنحي عنه اهله وجاره، وخلى عنه وعنهم وجاره، اسره فقسره وكرّه بكل ضرب من الايلام لتصلب وتعصبه في الايمان والاسلام واشتهاره انه من العلام الاعلام، وروما لدرس رسم الدرس، وطمس علم العلم حتى من القرطاس والطرس وذلك لواقعة فازعة

متلون مزاج، ترش رو، کنجی آنکھ، گندم گوں بال والوں کی قید میں آ چکا ہے جس کا اچھا عمدہ لباس اتار کر موٹا اور سخت لبادہ پہنا دیا گیا ہے جو اس وقت مجبور و عاجز ہے اور اپنے رب سے لو لگائے ہوئے ہے۔ اپنے تمام اعزہ و اقربا سے دور اور بہت دور ہے۔ مدعی اور منازع کے بغیر اس پر فیصلہ صادر کر دیا گیا ہے۔ وہ اپنے ہمنشینوں اور خادموں کے سامنے شرمندہ ہے۔ اس کے بازوؤں کو سخت تصادم سے کمزور کر دیا گیا ہے۔ وہ غمزدہ، تنہا اور دور افتادہ ہے۔ اسے اپنی زمین و شہر سے جلاوطن اور اہل و عیال سے دور کر دیا گیا ہے۔ یہ سارا ظلم و ستم ظالم بدکیش نے روا رکھا ہے۔ اسے اور اس کے اہل و عیال کو اپنی درندگی کی جھاڑی میں چھوڑ دیا ہے۔ اسے قید کر کے ہر ممکن مصیبت پہنچائی گئی ہے۔ اس کا قصور صرف ایمان اور اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنا اور علمائے اعلام میں شمار ہونا ہے۔ اس سے ان ظالموں کا مقصد نشان درس و تدریس کو مٹانا اور علم کے جھنڈے کو نیچے گرانا ہے۔ وہ صفحات قرطاس سے بھی نام و نشان مٹانا چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس حادثۂ فاجعہ (انقلاب ۱۸۵۷ء) کی وجہ سے

تركت الديار بلاقع، وجعلتها لصوب المصائب مواقع، وامطرت على اهلها من غمام الغموم صواعق وصواقع وفاقرة جعلت الامراء فقراء صعاليك والملوك اسراء مماليك.

من قصتها ان النصارى البراطنة الاولى شحنوا صدورهم بالشحناء الباطن، بعدما تسلطوا على ممالك الهند واقطارها وقراها وامصارها واستولوا على حدودها وثغورها واحاطوا باعجازها وصدورها وذللوا اعزة رؤسائها بالاستقصاء، ولم يذروا فيها من يبدي لهم قرنه بالاستعصاء همّوا بان ينصّروا كلا من قطّانها وسكّانها ورؤسها ووجوهها واعيانها ونبالها ونذالها واجلتها واذلتها تحسيرا ظنا بان هؤلاء الضعفاء لا يجدون وليا ولا نصيرا ولا يستطيعون سوى الانقياد محيصا ومصيرا.

ليصير الناس كلهم كمثلهم من ملاحدة متوافقين على ملة واحدة ولا يفترق فرقة من فرقة بان يتدين كل بدين على حدة لتخيلهم

ہوا ہے جس نے آبادیوں کو ویران اور مصیبتوں کی شور زمین کو شاداب بنادیا ہے جس سے غموں کے بادلوں سے کڑکتی ہوئی بجلیاں مصیبت زدگان وطن پر گریں اور ان پر بادشاہوں کو غلام وقیدی اور امراء کو محتاج وفقیر بنانے والی محتاجی وناداری مسلط کر گئی۔

یہ داستان الم اس طرح ہے کہ وہ برطانوی نصاریٰ جن کے دل ممالک ہند کے دیہات و بلاد پر قبضہ اور اس کے اطراف واکناف و سرحدات پر تسلط کے بعد عداوت وکینہ سے بھر گئے تھے اور تمام ذی عزت اعیان کو ذلیل وخوار کرکے ان میں سے ایک کو بھی اس قابل نہ چھوڑا تھا کہ سرنافرمانی کو جنبش دے سکے۔ انہوں نے تمام باشندگان ہند کو کیا امیر کیا غریب، چھوٹے بڑے، مقیم ومسافر، شہری ودیہاتی سبکو نصرانی بنانے کی اسکیم بنائی۔ ان کا خیال تھا کہ ان کو نہ تو کوئی مددگار ومعاون نصیب ہوسکے گا اور نہ انقیاد واطاعت کے سوا سرتابی کی جرأت ہوسکے گی۔

یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ سب لوگ انہی کی طرح ملحد وبے دین ہوکر ایک ہی ملت پر جمع ہوجائیں اور کوئی بھی ایک دوسرے سے ممتاز فرقہ نہ رہ سکے۔ انہوں نے اچھی

ان اختلاف الملل في الاديان و الملل، من اقوى العلل، لتطرق الخلل، في بقاء التسلط و العمل وحدوث الحول في الولايات والدول، فجدوا كل جد و بذلوا كل جهد، لرفع هذا الاختلاف بابتداع الحيل، فبنوا لتعلم الاطفال والاغفال و تلقينهم كتب لسانهم ودينهم في القرى والبلاد مدارس وصيّروا معالم العلوم والمعارف والمدارس والعهود التي بنيت في العهود السوالف دوارس وقدّروا اذ قدروا ان يقدروا على هؤلاء الاشتات في الماكل و الاقوات بان ياخذوا كل ما يخرج من الارض من السنابل والغلات ويعطوا نقودا بدل حقوق الحراث والزراع لئلا يبقى لهؤلاء المساكين والدهاقين الا اكين خيرة تصرف في الغلات بالبيع والابتياع وان يستاثروا انفسهم ببيعها وشرائها وان يكون لهم الخيرة في ترخيص الاسعار و رخائها فيضطر عباد الله احتكارهم ويشتد حاجتهم اليهم وافتقارهم ويلجئهم اضطرارهم الى تلقي ما يروم

طرح سمجھ لیا تھا کہ مذہبی بنیاد پر حکمرانوں سے باشندوں کا اختلاف، تسلط و قبضہ کی راہ میں سنگِ گراں ثابت ہوگا اور سلطنت میں انقلاب پیدا کردے گا اس لئے پوری جانفشانی اور تندہی کے ساتھ مذہب و ملت کے مٹانے کے لئے طرح طرح کے مکر و حیلہ سے کام لینا شروع کیا۔ انہوں نے بچوں اور نافہموں کی تعلیم اور اپنی زبان و دین کی تلقین کے لئے شہروں اور دیہات میں مدرسے قائم کئے پچھلے زمانے کے علوم و معارف اور مدارس و مکاتب کے مٹانے کی پوری کوشش کی۔

دوسری ترکیب یہ سوچی کہ مختلف طبقوں پر قابو اس طرح حاصل کیا جائے کہ زمینِ ہند کے غلہ کی پیداوار کاشتکاروں سے لے کر نقد دام ادا کئے جائیں اور ان غریبوں کو خرید و فروخت کا کوئی حق نہ چھوڑا جائے۔ اس طرح بھاؤ کے گھٹانے بڑھانے اور منڈیوں تک اجناس پہنچانے اور نہ پہنچانے کے خود ہی ذمہ دار بن بیٹھیں، اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ خدا کی مخلوق مجبور و معذور ہو کر ان کے قدموں پر آ پڑے۔

اور خوراک نہ ملنے پر ان نصاریٰ اور ان کے اعوان و انصار کے ہر حکم کی تعمیل اور

الانصار وانصارهم، الى غير ذلك مما تكن في قلوبهم من المنى والاهواء، وما تكنّ صدورهم من الفتن والاسواء كالافتتان بمنع الختان ورفع الحجاب من العقائل والخواتين وطمس سائر احكام الدين المحكم المتين فقصدوا بادئ بدء بمكائدهم الى ان يزلوا جنودهم من مسلميهم واهانذهم عن رسومهم وقواعدهم و يضلوهم عن اديانهم وعقائدهم لزعمهم ان الجنود من الابطال اذا ارتضوا لاديانهم بالابدال والابطال وتلقوا احكامهم بالقبول والامتثال لا يكون لغيرهم مساغ ومجال للنكول مخافة النكال والانكال۔

فكلفوا الاهانذ منهم وهم جم غفير، وجمع كثير باذاقة شحوم البقير، والمسلمين وهم قليل نزير باذاقة شحوم الخنازير، فانحرف كل من الفريقين عن الطاعة والانقياد، حفظا لما لهم من الدين والاعتقاد فاخذوا يقتلون ذويهم ويقطعون طريقهم ويغتالون خانهم وبطريقهم و

پر مقصد کی تکمیل کرے۔ ان ترکیبوں کے علاوہ ان کے دل میں اور بھی بہت سے مفاسد چھپے ہوئے تھے۔ مثلاً مسلمانوں کو ختنہ کرانے سے روکنا، شریف و پردہ نشین خواتین کا پردہ ختم کرانا نیز دوسرے احکامِ دینِ مبین کو مٹانا، وغیر ذلک۔

اپنے مکر کی ابتدا اس طرح کی کہ سب سے پہلے اپنے ہندو مسلم لشکریوں کو ان کے رسوم و اصول سے ہٹانے اور مذہب و عقائد سے گمراہ کرنے کے درپے ہوئے۔ ان کا گمان تھا کہ جب بہادر لشکری اپنے دین کو بدلنے اور احکامِ نصرانیت بجالانے پر آمادہ ہو جائیں گے تو پھر دوسرے باشندوں کو سزا و عتاب کے ڈر سے خود ہی مجالِ انکار نہ ہو سکے گی۔

انہوں نے ہندو لشکریوں کو جو تعداد میں بہت زیادہ تھے گائے کی چربی اور مسلمان سپاہیوں کو جو تھوڑی تعداد میں تھے سوئر کی چربی چکھانے پر زور ڈالا۔ یہ شرمناک روش دیکھ کر دونوں فرقوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور اپنے اپنے مذہب و اعتقاد کی حفاظت کی خاطر ان کی اطاعت و انقیاد سے منہ موڑ لیا۔ ان کے اس اضطراب نے خرمنِ امن پر چنگاری کا کام کیا۔ گروہ نصاریٰ کا قتل، ڈاکہ زنی، ان کے سرداروں اور سپہ سالاروں پر حملہ شروع کر دیا

بهم من اعتدى واساء وارتكب الفظاظة والقساوة، فقتل الولدان والنساء، فاستحق الخذلان والهوان من اغتيال النسوان، واستوجب الخزي والصغار من قتل الصبية الصغار۔

ثم ان كلاً من الجنود المنحرفة قد تهضوا من معسكرهم ومقامهم بعد الفتك بامرائهم وحكامهم، وقد تطرق الوهن والاختلال في اعمال العمال، وتمشى في امن الطرائق الفساد والفتور، واختلت الاوامر والامور، وهاجت فتن وجوه من العناد بين العباد، وشاع البوار في البوادي والبلاد، فهم تسوروا،

فأدى كثير من الجيوش الى دار الملك دهلي التي هي مصر مشهور، وبلد معمور، ومثوى لجمع كثير من آل تيمور، فامّروا بها من كان من قبل من بينهم ذبالة شعلة وتامور، وهو شيخ قد رد الى ارذل العمر، وهو في الحقيقة لزوجته وتاموره مامور، وكان عامله الذي كان في المعنى والباعث له للنصارى مواليا،

بعض لشکری حد سے باہر گزر گئے، انہوں نے قساوتِ قلبی اور شوریدہ سری کا انتہائی مظاہرہ کیا، بچوں اور عورتوں کے قتل سے بھی دریغ نہ کیا، چھوٹے چھوٹے بچوں اور بے گناہ عورتوں کی قتل و غارتگری سے رسوائی و ذلت کے مستحق بن بیٹھے۔

پھر تمام باغی گروہِ لشکریاں اپنی چھاؤنیوں سے اپنے افسروں سے نبٹنے کے بعد چل کھڑے ہوئے، عاملوں اور حاکموں کے نظم درہم برہم ہو گئے، راستوں کے امن میں خلل و فتور، مخلوقِ خدا میں فتنہ و فساد اور دیہات و بلاد میں شور و شغب پھیل گیا۔ طوفانِ حوادث جوش میں آ گیا۔

بہت سے لشکر شہرِ مشہور، بلدِ معمور، مسکنِ آلِ تیمور، دار السلطنت دہلی جا پہنچے، وہاں پہنچ کر ان سب نے ایسے شخص کو سردار و پیشوا بنا لیا جو اس سے پہلے بھی ان کا آمر[1] و حاکم تھا جس کے پاس اس کے ارکانِ دولت اور وزیر بھی تھے لیکن وہ خود ضعیف، عمر زدہ اور ناتجربہ کار تھا، عمر کی کافی منزلیں طے کر کے بڑھاپے کی وادی میں قدم رکھ چکا تھا۔ اور سچ پوچھیے تو آمر و حاکم ہونے کے بجائے اپنی شریکِ حیات[2] اور وزیر[3] کا مامور و محکوم تھا۔ اس کا یہ وزیر

---

[1] ابوالظفر بہادر شاہ ظفر۔ [2] ملکہ زینت محل۔ [3] حکیم احسن اللہ خاں۔

في حبهم غاليا، ولمن عداهم لاسيما العداهم مُبغضا قاليا وكذا عشيرته، وبعض من عشيرته الاقربين من سريره وسريرته يفعلون ما يشاؤن ويعملون بآرائهم وفي طاعة يُمراءون، وهو إمّرٌ لا يعلم امرا، ولا يعمل الا إمرا، ولا يأمر برأيه امرا، ولا يفقه خيرا ولا شرا، ولا يحكم بشئ جهرا وسرا ولا يملك نفعا ولا ضرا

جو حقیقت میں نصاریٰ کا کارپرداز اور ان کی محبت میں غالی تھا۔ .... صحیح معنوں میں حاکم و والی اور نصاریٰ کے دشمنوں کا شدید ترین مخالف تھا یہی اس امرد حاکم کے اہل خاندان کا حال تھا، ان میں سے بعض[1] مقرب بارگاہ اور رازدار بھی تھے۔ یہ سب کے سب جو جی چاہتا تھا کرتے تھے۔ اپنی آراء پر عمل پیرا ہوتے تھے لیکن اس کی اطاعت کا دم بھرتے تھے اور وہ امرد ایسا ضعیف الرائی ناتجربہ کار تھا کہ کچھ بھی آتا ہی نہ تھا اس سے عجیب عجیب حرکتیں سرزد ہوتی تھیں کوئی کام اپنی رائے سے نہ کر سکتا تھا، نہ اچھا برا سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا، نہ کسی کو خفیہ یا علی الاعلان کوئی حکم دے سکتا تھا، نہ کسی کو نفع و ضرر پہنچانے کی طاقت رکھتا تھا۔

هذا وقد انتهض من بعض القرى والبلاد جمع من المسلمين الجلاد للجدال والجلاد، والغزو والجهاد، بعد الاستفتاء والاستشهاد، من العلماء الزهاد، وافتائهم بوجوب الجهاد. بفتوى ائمة الاجتهاد، وقد امّر ذلك الاغرّ على الجيوش بعض من له من الاحفاد والابناء وكانوا من السفهاء الغواة الجبناء المذبذبين

یہ تو سب کچھ ہو ہی رہا تھا کہ بعض شہر و دیہہ سے بہادر مسلمانوں کی ایک جماعت[2] علماء زہاد، اور ائمہ اجتہاد سے جہاد کے وجوب کا فتویٰ لے کر جدال و قتال کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ادھر اس ناتجربہ کار سردار نے اپنے بعض[3] ناعاقبت اندیش، سفیہ، خائن، بزدل اولاد کو امیر لشکر بنا دیا، یہ لوگ دیانتاً انتہائی ذلیل

---

[1] شہزادہ مرزا مغل وغیرہ۔ [2] مولوی ابو سعید مستفتی فتویٰ۔ [3] مرزا مغل و خضر سلطان وغیرہما۔

من العقلاء الامناء۔

لم يشهدوا ملحمة وحربا، ولم يمارسوا طعنا وضربا، اختاروا للمعاشرة والمشاورة سوقة من اهل السوق، فغامر اولئك الاغمار في غمور الاتراف والاسراف وغمرات الفسوق۔

كانوا في عسر ثم فُجّروا، واذ فجروا افجروا، كانوا ياخذون من الناس بحيلة تزويد الجيوش وتجهيزهم مالا جما، ولا يناولون شيئا منه احدا من الجيش فياكلون كل ما ياخذون اكلا لمّا، شغلهم قواد البغايا عن قيادة البغايا، واقعدهم القعود مع السراري عن السُرى مع السرايا، والهاهم ملاهيهم في رخاء العيش، فاخّرهم عن مقدمة الجيش، وقلبهم ما في قلوبهم من الفشل والهمّ الخسيس عن الثبات في قلب الخميس، وثبطهم المشأمة عن الميمنة وعاقهم الميسر والميسرة عن الميسرة، وكفهم من معهم

سے متنفر تھے۔

انہیں نہ تو میدانِ کارزار ہی سے کبھی واسطہ پڑا تھا اور نہ کبھی شمشیر زنی اور نیزہ بازی کا ہی موقعہ ہوا تھا۔ انہوں نے بازاری لوگوں کو اپنا ہم نشین و جلیس بنالیا، اس طرح یہ ناآزمودہ کار، آرام طلبی، اسرافِ بیجا اور فسق و فجور میں مبتلا ہو گئے۔

وہ تنگدست ہو چکے تھے پھر مالدار ہو گئے جب مالدار ہو گئے تو عیش پرستیوں میں پڑ گئے لوگوں سے لشکروں کے ساز و سامان کے بہانے سے کافی مقدار میں مال جمع کرتے تھے اور اس میں سے ایک حبہ بھی کسی لشکری پر خرچ نہ کرتے تھے جو کچھ وصول کرتے تھے، خود کھا جاتے تھے۔ یہاں تک بھی غنیمت تھا لیکن ان کو تو زنانِ فاحشہ و تباہ کار نے طلایہ کی قیادت اور کنیزوں کی شب باشی نے لشکروں کے ساتھ رات کو چلنے سے روک دیا اور آلاتِ عیش و طرب نے آرام طلبی میں ڈال کر مقدمۃُ الجیش سے بھی پیچھے کر دیا۔ ان کے دلوں میں نامردی اور ذلیل اندیشہ بیٹھ گیا، اسی نے ان کو وسطِ لشکر میں ثابت قدمی سے روکا، شومیٔ قسمت نے میمنہ سے اور قمار و تونگری نے میسرہ سے باز رکھا، ان کے خوشامدی اور بازاری

من اسوقة السوقية عن الانضراق مع الساقة، وكذلك من تولى خطبا جليلا مع عدم الخلاقة، وحمّل حملا ثقيلا مع عوز الطاقة، يبيتون نياما ويظلون سكارى، وإذا انتبهوا وصحوا فهم اغفال حيارى.

وقد هجمت عليهم بالجنود النصارى قد عرجوا وعرجوا تجاه المصر على جبل شاهق، وحصنوه وحفروا حوله خنادق، ونصبوا عليه مجانيق، يرمون بها نحو البلد والسُّور والمساكن والدور بنادق، كأنها شهب وصواعق.

والجنود المنحرفة اشتات مختلفة، صاروا طرائق قددا، بعضهم لا يطيع احدا، والبعض لا يجدون ملتحدا، منهم من ونت لفقره طاقته، واقعدته عن القيام للحرب فاقته، ومنهم من عوقه عن المبارزة ما نهب، ومنهم من هرب وقلبه وجب، ومنهم من طغى وبغى،

ہم صحبتوں نے ساقہ (پچھلا دستہ) سے بھی علیحدہ رکھا۔ ایسا ہی ہوا کرتا ہے جب کسی نا اہل کو کوئی بڑا کام سپرد کیا جاتا ہے اور کمزور پر بھاری بوجھ لادا جاتا ہے۔ وہ رات سو کر اور دن بد مست ہو کر گذارتے، جب بیدار و ہشیار ہوتے تو غافل و حیران پھرتے۔

نوبت بہ اینجا رسید کہ نصاریٰ کا لشکر ان پر آکر ٹوٹ پڑا۔ ایک بلند پہاڑی پر چڑھ کر شہر کا رخ کر دیا، شہر کا محاصرہ کر کے خندقیں کھود ڈالیں، پہاڑی پر توپیں اور منجنیقیں نصب کر کے شہر پناہ اور مکانات پر گولہ باری شروع کر دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بجلیاں اور تارے ٹوٹ ٹوٹ کر عمارتوں پر گر رہے ہیں۔

ہندوستانیوں کا برسرپیکار اور باغی لشکر مختلف ٹولیوں میں تقسیم تھا، بعض گروہ کا کوئی جنرل ہی نہ تھا، بعض کو جائے پناہ بھی میسر نہ تھی، بعض کی طاقت فقر و فاقہ نے سلب کر کے ہاتھ پاؤں توڑ کر بٹھا دیا تھا، کچھ تھوڑا سا مال غنیمت ہاتھ لگنے سے بے نیاز ہو گئے تھے، کچھ ترساں و لرزاں قلب کے ساتھ بھاگ چھپے تھے، بعض طغیان و سرکشی سے

---

[1] پہاڑی دھرتی۔

واتبغى له من البغايا ما ابتغى، ومنهم من يستنكف بلبس اللشفوف عن الدخول في الصفوف، ومنهم من كان يجالد و يحارب ويجاوب النصارى ويضارب.

والنصارى بعد ما وهنوا و استكانوا، واستمدوا في الحرب هنالك الغرب واستعانوا فامدّهم بكثير من العَدد والعُدد، و اعانوهم بمدد بعد مدد، في اقصر المُدد. فجمع النصارى على ذلك الجبل للحرب العوان، كثيرا من الجنود والاعوان، فمن جنودهم اشياعهم البيضان، ومنهم اجرائهم من ارذل الهنادك الخمان والمسلمين الذين ارتدوا لولاء النصارى بعد الايمان وباعوا دينهم بثمن من الاثمان.

وقد ائتلف بالنصارى من سكان البلد آلاف أُلوفا، فالهنادك كلهم معهم واما المسلمون فقد اختلفوا اختلافا فبعضهم للنصارى قالون، وبعضهم لهم موالون في حبهم غالون، يجدّون لكسر الجنود المنصورة بالحيل والمكائد جدا ويجهدون في فل شوكة المجاهدين و قلعهم و قمعهم

بدکار عورتوں پر قبضہ جما بیٹھے، بعض نے میدان جہاد کے تنگ و سخت فوجی کپڑے پہن کر صفوف جنگ میں داخل ہونے کو بُرا جانا، صرف ایک گروہ تھا کا جواب دیتے ہوئے بہادری سے لڑتا رہا۔

نصاریٰ جب لڑتے لڑتے تھک گئے اور پست ہو گئے تو مغربی ہندوؤں سے مدد و معاونت کے طالب ہوئے، ہندوؤں نے کثیر لشکر اور ساز و سامان حرب سے تھوڑی سی مدت میں پے در پے مدد کی، تب تو نصاریٰ نے سخت لڑائی ٹھان لی اور اس پہاڑی پر بہت سا لشکر اور مددگار و معاون جمع کرلئے، ان کے لشکریوں میں گورے رنگ کے گروہ بھی تھے اور ذلیل ترین ہندو اجیر بھی اور وہ بدبخت و بدکیش مسلمان بھی جو ایمان کے بعد نصاریٰ کی محبت میں مرتد ہو کر اپنے دین کو چند ٹکوں کے عوض بیچ چکے تھے۔

ہزاروں شہری بھی نصاریٰ کی محبت کا دم بھرنے لگے اور تمام ہندو ان کے ساتھی ہو گئے، مسلمانوں میں دو گروہ بن گئے، ایک گروہ تو ان (غیر ملکیوں) کا جانی دشمن تھا، دوسرا گروہ ان کی محبت میں اس درجہ غلو رکھتا تھا کہ اس نے ہندستانی لشکر کی بربادی (مجاہدین کی شوکت و وقار کی خواری) اور ان کے قلع و قمع کرنے میں مکر و حیلہ سے کوئی کسر اٹھا رکھی

وتبديد شملهم وتفريق جمعهم ولا يالون في هذا كله جهدا.

فطفق النصارى يحملون على البلد وابوابه ويسطون على درابنته وحجابه، والمجاهدون الشهود، وفريق من الجنود، يعوقونهم عن البلد ويصاولون، ويحولون بينهم وبين ما يحاولون يتجالد الفريقان ليلا ونهارا، ركبانا ورجالا و كانت الحرب بينهما اربعة اشهر سجالا، ولم يجد العدى في تلك المدة مع غاية الشدة وكثرة العِدد والعُدد الى دخول البلد سبيلا ومجالا، بل كلما هجموا صُدّوا، ومهما اقدموا ردّوا، كان المجاهدون الغزاة الحماة الكماة يدافعونهم اشد دفاع، و يقارعونهم اشد قراع، يثبتون عند الالتحام الاقدام، ويتقدمون على كل مقدام، لدى الاقدام، فذاق كثير منهم شُهد الشهادة، وسعدوا وصعدوا معارج السعادة،

" وللذين احسنوا الحسنى وزيادة "

تھی، ان کے اندر افتراق وانشقاق پھیلانا ان کا دلچسپ مشغلہ تھا

پھر تو نصاریٰ نے شہر اور اس کے پھاٹکوں، دربانوں اور محافظوں پر حملہ کرنے لگے ادھر جماعتِ مجاہدین اور لشکریوں کے ایک بہادر گروہ نے ان کے حملوں کو روکنا اور ان کے مقاصد میں حائل ہونا اپنے لئے اہم ترین فرض قرار دیا۔ دن رات پیدل اور سوار دادِ شجاعت دینے لگے۔

چار مہینے تک متواتر جنگ ہوتی رہی، دشمن اس مدت میں کثیرالتعداد لشکر اور سازوسامان کے باوجود شہر میں داخل نہ ہو سکا۔

جب بھی حملہ کرتے تھے روکے جاتے تھے، جس وقت اقدام کرتے تھے لوٹائے جاتے تھے، بہادر اور نگہبان غازی بڑے زور شور سے یلغار کو روک رہے تھے مدافعت و مبارزت میں خوب خوب جوہر دکھا رہے تھے، مقابلے میں ثابت قدم تھے اور ہر پیشقدمی کرنے والے پر آگے بڑھ کر حملہ آور تھے۔ ان میں سے بہت سے جام شہادت پی کر سعادت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

نیکوکاروں کے لئے بہشت، حوریں اور اس سے بڑھ چڑھ کر بھی نعمتیں ہیں۔

لہ [illegible]

وما بقي من المجاهدين الا قليل يبيتون جياعا، ويصبحون الى الغزو سراعا، فيقارعون العدو قراعا، فكانوا مع جمع من الجيش يحفظون السور، ويسدون الثغور، حتى أُقعدت ليلة ثلةٌ من الجيش قد تعودوا بالدعة والكسل، وجبلوا على الجبن والفشل، في مرصد محاذ للجبل، فوضعوا اسلحتهم وباتوا نياما، فبيّتهم العدوُّ واخذوا اسلحتهم واخترموهم اخترما، وانامُوا ولتلك النيام فما استطاعوا قياما۔

فلما استولى النصارى على ذلك المرصد ودخلوا فيه نصبوا مجانق كثيرة لهد سور يليه، وهدم برج كان في حواليه، و فتح باب يحاذيه، وامطروا بنادق ثقالا كبارا، في كل آن ليلا ونهارا، فحدث الفطور والكسور في حائط السور، وبدا الفروج في الجدر والبروج، وتضعضع لبات، وتقطع الاسباب، وارتفع الحجاب، ولم يستطع احد من الجيوش هناك قياما وقعودا، ولا طلوعا على ذلك السور وصعودا، فكل من طلع رُمي ببندق، وتردّى في خندق۔

اب مجاہدین کی ایک مختصر جماعت باقی رہ گئی جو بھوک پیاس برداشت کر کے رات گذارتی اور صبح ہوتے ہی دشمن کے مقابلہ پر ڈٹ کر نبرد آزما ہوتی۔ لشکریوں کی ایک جماعت کے ساتھ مل کر یہی شہر پناہ کی حفاظت اور شہری سرحدات کی نگہداشت کرتی۔ بد قسمتی سے ایک شب کو پہاڑی کی محاذی کمین گاہ پر ایک عیش پرست، بزدل اور کسل مند جماعت مقرر کر دی گئی، وہ اپنے ہتھیار اتار کر آرام کی نیند سو گئی، دشمن نے موقعہ غنیمت سمجھ کر شبخون مارا اور ہتھیاروں پر قبضہ کر کے اسے قیامت تک کے لیے سلا دیا۔

جب نصاریٰ نے اس کمین گاہ پر قبضہ کر لیا تو بہت سی توپیں اور منجنیقیں نزدیک ترین شہر پناہ اور قریب ترین برج پر ان کے گرانے اور محاذی پھاٹک کھولنے کے لیے لگا دیں اور دن رات گوپھنوں اور بندوقوں سے گولیوں کا مینہ برسانا شروع کر دیا جس سے شہر پناہ کی دیوار اور برجوں میں شگاف پڑ گئے۔ پھاٹک گر پڑا اور امیدوں کے رشتے ہاتھ سے چھوٹ گئے، حائل پردہ درمیان سے اٹھ گیا، کوئی لشکری اٹھنے بیٹھنے کی ہاں قدرت نہ رکھتا تھا نہ دیوار پر چڑھ کر جھانک سکتا تھا جو جھانکتا تھا گولی کا نشانہ بن کر خندق میں جا پڑتا تھا۔

وبعد ذلك خادع النصارىٰ واحتالوا، ووجهوا فريقا من جنودهم تلقاء باب آخر ليخيل انهم على ذلك الباب الآخر صالوا۔ فاشتغل الغزاة وفريق من الجيش بقراعهم ودفاعهم، وغفلوا عن كيد النصارىٰ وخداعهم فدخل البلد فريق من النصارىٰ وجنودهم من باب هتكوه وسور هدموه، وبرج هدّوه، ولم يجدوا هناك مزاحما ومقاوما ولا مدافعا ومانعا، ولا معاوقا ومنازعا۔ فجاسوا خلال الديار، ديار الذين كانوا من قبلُ انصار الانصار، وضربوا عليهم قتامهم من الذي يسوء، وعجلوا لهم ما اتخذوا لهم من الطري والسود، واشبعوهم باللحوم والالبان، وقضوا ما كان لهم من الاوطار والُلبان۔ وفتحوا روازن في الجدران والحيطان وغلّقوا الابواب، ليتمكنوا من رمي البندق ويحترسوا ممن يتحرجهم للحراب فكلما برز لهم احد من الجيش واهل البلد يرمونه بالبندق يصرعونه قتيلا ولا يجد المسلمون الى ضربهم سبيلا

اب نصاریٰ نے یہ چال چلی کہ ایک لشکر دوسرے دروازے کی طرف روانہ کیا تاکہ دوسری طرف سے حملہ محسوس کیا جائے۔ یہ دیکھ کر مجاہدین اور لشکریوں کا گروہ ادھر متوجہ ہو گیا اور دشمن کا مکر نہ سمجھتے ہوئے وہاں مدافعت میں مشغول ہو گیا۔ یہ موقعہ پا کر نصاریٰ اور ان کا لشکر انہی گرے ہوئے پھاٹک، ٹوٹی ہوئی دیوار، اور منہدم برج سے داخلِ شہر ہو گئے۔ وہاں انہیں کوئی مزاحم و مدافع نہیں ملا۔

پس وہ تلاش کر کے ان لوگوں کے گھروں میں پہنچ گئے جو پہلے ہی سے ان کے معاون و مددگار بن چکے تھے۔ انہوں نے فوراً ان کی حفاظت کا گھروں میں انتظام کیا اور جلد جلد پہلے سے تیار شدہ ضیافت سے نوازا۔ انہیں خوب پیٹ بھر کر گوشت اور دودھ کھلایا پلایا اور تمام ضرورت کی چیزیں مہیا کیں۔

مکانوں کے دروازے بند کر کے دیواروں میں روزن کر دیے تاکہ جو باغی ادھر آ نکلے اس پر گولی چلا کر اپنی حفاظت کر سکیں چنانچہ جو لشکری یا شہری ادھر آ نکلتا یہ بندوق چلا کر مار ڈالتے۔ اور مقابل کا ان پر کوئی قابو نہ چلتا تھا۔

وكانوا ينتهزون فرصة للخروج الى دور أُخَر ليتخذوها كدور اوليائهم مبيتا ومقيلا، لكنهم كلما برزوا ملعونين اينما ثُقفوا أُخذوا وقُتِّلوا تقتيلا فكانوا لايبرزون حيث يستشعرون مقاتلا ومقابلا الا قليلا، ومع ذلك كان يأتيهم من الجبل مدد متوال يُؤديه كل هندكي للنصارى موال.

ثم انه لم يبق في البلد من وال، ولا وال، اذ خرج الملك مع من له من آل وعيال، الى مقبرة هي من البلد ثلاثة اميال، وكان مطيعا الزوجة وعاملة الخوان، مغترا بما كان يختلقه من الكذب والبهتان، ويسوّل له ان النصارى بعد تسلطهم يتبعونه باحسان، ويمكنونه في الملك بابهة وسلطان، فكان مغرورا مسرورا بما يمنّيه ويَعِده الشيطان، وخرج مع الملك من له من الامراء والأُجراء مستصحبين اهاليهم وعيالهم تاركين في دورهم وبيوتهم التي خلوها امتعتهم و [illegible] والهم

وہ فرصت کے منتظر رہتے تھے کہ موقعہ پاکر اپنے دوستوں کے گھروں کی طرح دوسرے گھروں میں بھی پہنچکر انہیں شب و روز کی آرام گاہ بنائیں لیکن وہ لعنتی جب بھی نکلتے پکڑ کر قتل کردیئے جاتے۔ اس لئے جہاں انہیں مقابلہ کا اندیشہ ہوتا وہاں بہت کم نکلتے، اس کے باوجود انہیں پہاڑی سے مسلسل مدد پہنچ رہی تھی اور ہر عیسائی دوست ہندوان کی مدد میں پیش پیش تھا۔

بڑی مصیبت یہ آپڑی تھی کہ شہر میں نہ کوئی جائے پناہ رہی تھی اور نہ حاکم ہی باقی تھا کیونکہ حاکم (بادشاہ) اپنے اہل وعیال کو لیکر شہر سے تین میل دور مقبرہ[1] میں جاچکا تھا وہ دراصل اپنی بیگم اور خائن وزیر کا مطیع تھا، جس نے کذب و بہتان سے کام لیکر دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ اس نے یہ کہکر بادشاہ کو بہلایا تھا کہ نصاریٰ قابض ہونے کے بعد اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور اسی کو بزرگی و سرداری بخش دیں گے وہ فریب خوردہ ان شیطانی وعدوں اور ابلیسی آرزوؤں پر خوش تھا، بادشاہ کے ساتھ اس کے تمام امراء و متعلقین بھی اپنے اہل و عیال کو لیکر، گھروں میں مال و متاع

---

[1] مقبرہ ہمایوں

وبخروجهم من البلد استولى الرعب على كثير من سكانه، فخرج كل من اولاء من مكانه.

فلما خلت الديار من اهليها دخلت النصارى وجنودهم فيها فمالوا على ما وجدوا فيها من الوجد والمال، واغتالوا من بقي في دار من النسوان والاطفال؛ والضعفاء من الرجال، فلم يبق من اهل البلد لمجادلتهم ومجالدتهم احد من اهل الجلد.

واما الجيوش المنحرفة فمنهم من فرّ قبل اتيان النصارى فرارا، ومنهم من لم يستطع بعده ثباتا وقرارا، ومنهم من قاتلهم في البلد مرارا، فدبر المبدّلون، وهنالك آخرون، هم للنصارى مُوالون، وعَمِل الملك الاولى هم للمقاتلين قالون، تدبيرا يتبّرهم تتبيرا، فقتّروا عليهم الاقوات تقتيرا، فواروا ما كان في البلد من الحبوب والغلاتّ وسدّوا ما كان يجبى ويجلب اليهم من القرى والقصبات حتى ظلوا وباتوا جياعا، والتاحوا التياحا، والتاعوا التياعا

ان سب کے شہر چھوڑ کر چلے جانے سے شہریوں پر سراسیمگی و رعب طاری ہو جانا قدرتی امر تھا مرعوب و متاثر لوگ بھی مکان چھوڑ بھاگے۔

جب شہر کے مکان مکینوں سے خالی ہو گئے تو نصاریٰ اور ان کا لشکر ان میں داخل ہو گیا۔ انہوں نے مال و متاع لوٹنا، باقیماندہ ضعیفوں، بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ بہادرانِ شہر میں سے ایک بھی ایسا نہ بچا تھا جو ان کا کسی اعتبار سے مقابلہ کر سکتا۔

باغی لشکروں میں سے بعض تو نصاریٰ کے قبضہ سے پہلے ہی بھاگ گئے، بعض قبضہ کے بعد ثابت قدم نہ رہ سکے، بعض کئی بار شہر میں مصروفِ کارزار رہ کر بے دم ہو چکے تھے، اب بنیوں اور دوسرے ہندوؤں نے جو نصاریٰ کے دوست تھے اور بادشاہ کے ان کارپردازوں نے[1] جو مجاہد گروہ کے دشمن تھے، ایسی تدبیر سوچی جس سے شہریوں اور لشکریوں کو ہلاک کر سکیں، انہوں نے وہ سب غلہ جو بنیوں کے پاس تھا چھپا دیا اور دیہات و قصبات سے جو ان کے پاس اناج آتا رہتا تھا وہ روک دیا، یہ تدبیر کارگر ہوئی لشکری اور شہری بھوک، پیاس، سوزش

---

[1] مرزا الٰہی بخش وغیرہ

فاضطروا اشد اضطرار، وفروا اشنع فرار. فاستولی النصاری علی البلد وابوابه وسوره، وقلعته واسواقه وابیاته ودوره.

واذ کان فی دهلی کثیر من عیالی واهلی، ومع ذلك کنت مدعوا، وکان الافلاح والافلاج مرجوًّا، والفرج والفرح مظنونا، وما قدّر فی الغیب مکتوبا مکنونا، توجهت تلقاء دهلی، مساکن محلی، فالقیتُ بها رحلی، ولاقیت بها اهلی، واشرتُ الی الناس بما اقتضی رأیی وقضی به عقلی، فلم یأتمروا بما اشرتُ ولم یأتمروا بما امرت.

فلما استولی النصاری علی البلد ولم یبق فیه من الجیوش ومن سکانه احد، وعازت فیه الاقوات، ولم یتیسّر لنا الماء الفراتُ، اذ قد استبد به العُداة، مکثت بخمسة ایام ولیالی، ثم خرجت مع اهلی وعیالی، بعد ترك مالی، من کتبی ونشبی ومالی العزیز ما یکفی لنقل احمالی، واخذتُ لنجا سبیلا، متوکلا علی الله وکفی بالله وکیلا.

والنصاری بعد استیلائهم علی البلد وسواده، بسواد بیضائهم

اور بے چینی سے دن رات گذارنے لگے بالآخر مجبور و پریشان ہو کر بھاگ چھوٹے، پھر تو نصاریٰ نے شہر کے پھاٹک، شہر پناہ، قلعہ، بازار اور مکانوں پر مکمل قبضہ جما لیا۔

اس وقت دہلی میں میرے اکثر اہل[1] و عیال موجود تھے اور مجھے بلایا بھی گیا تھا، ساتھ ہی فلاح و کامیابی، کشائش و شادمانی کی امید بھی تھی، جو کچھ ہونے والا تھا وہ تو پہلے ہی مقدر ہو چکا تھا میں نے دہلی کا رخ کر دیا۔ وہاں پہنچکر اہل و عیال سے ملا، اپنی عقل اور فہم کے مطابق لوگوں کو اپنی رائے اور مشورہ سے آگاہ کیا لیکن نہ انہوں نے میرا مشورہ قبول کیا اور نہ میری بات مانی۔

جب نصاریٰ کا شہر پر اچھی طرح قبضہ ہو گیا اور کوئی لشکری و شہری باقی نہ رہا، غلہ اور پانی دشمنوں کے ظلم و استبداد کی وجہ سے ناپید ہو گیا تو پانچ شبانہ روز اسی حالت میں گذار کر اپنی عزیز ترین متاع کتابیں، مال و اسباب چھوڑ کر (بار برداری کا انتظام نہ ہو سکنے کی وجہ سے) خدا پر بھروسہ کر کے اہل و عیال کو ساتھ لے کر نکل کھڑا ہوا۔

شہر اور اس کے مال و دولت پر سفید رُو لشکریوں کے ذریعہ قابض ہو کر نصاریٰ کی

---

[1] مولوی شمس الحق اور ان کی والدہ وغیرہ۔

عمدوا الی اخذ السلطان واولاده وحفدته

وعندما لم يبرحوا مستقرهم هو القضاء مثبتهم في ذلك المكان واقرهم وهم مستوثقون بمن غرهم باكاذيبه ومينهم، وكان في تلك المقبرة مغرورا مسرورا، محشودا محفودا، فاضحى ماسورا، محسورا مكمودا مصفودا، واخذوا من معه من الابناء والاحفاد مقرنين في الاصفاد وذهبوا بهم الى البلد، معه من افلاذ الولد، فاغتال احد من عظمائهم هو طرخان او بطريق، ابناءه واحفاده بالبندق في اثناء الطريق واهدوا رؤوسهم مقطوعة، الى رئيسهم في خوان موضوعة، وتركوا جثثهم منبوذة، ثم نبذوا تلك الرؤس مجذوذة.

وحبسوه في بيت من سم الخياط اضيق، في حرس ابيض سود الكبد اصهب الشعر ازرق، ثم نفوه من ممالك واسعة الى بعض جزائر شاسعة، مع زوجته التي كانت لهم

تمام تر توجہ، بادشاہ اور اس کے بیٹوں اور پوتوں کے پکڑنے کی طرف مبذول ہوئی

ان سب نے اب تک اپنا مستقر (مقبرہ) نہ چھوڑا تھا، تقدیر الٰہی نے وہیں برقرار رکھا تھا۔ انہیں اپنے جھوٹے اور مکار وزیر کی کذب بیانی پر اعتماد تھا۔ وہ اس مقبرہ میں بڑے خوش اور مگن تھے، مخدوم بنے ہوئے دن گذار رہے تھے۔

اس فریب خوردگی کا نتیجہ یہ ہوا کہ حسرت کشیدہ، دل تپیدہ، بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ پا بزنجیر شہر کی طرف لیجایا گیا۔ راستے میں بیٹوں اور پوتوں کو کسی سردار[1] نے بندوق کا نشانہ بنایا، دھڑ وہیں پھینک کر سروں کو خوان میں لگا کر بادشاہ کے سامنے تحفۃً پیش کیا پھر ان سروں کو بھی کچل کر پھینک دیا۔

بادشاہ کو گورے منہ، سیاہ دل گندمی بال اور کنجی آنکھ والوں کی حراست میں سوئی کے سوراخ سے بھی تنگ کوٹھری میں مقید کر دیا۔ پھر اس وسیع ملک سے نکال کر دور دراز جزیرہ[2] میں پہنچا دیا۔

بادشاہ کے ساتھ اس بیگم کو بھی روانہ کیا گیا

---

[1] طرخان: [illegible] تحت [illegible] دس ہزار ہیں۔

[1] مسٹر ہڈسن نے مرزا مغل اور خضر سلطان وغیرہ کو گولی کا نشانہ بنایا تھا۔

[2] رنگون۔

وكانت لهم موالية، اذ كانت في الحقيقة ملكة والية، وقد خابت في ما طمعت، و سلبت اموالا قد جمعت، و قد شينت بعد ما كانت زينت، وابتذلت بعد ما صينت، و قتلوا من وجدوا من قومه بالضرب والخنق، كما خنقوا وقتلوا ممن عداهم كثيرا من الخلق، و لم ينج من هؤلاء الضعفاء الا من فر مستخفيا، متواريا بالليل ساريا، او من جد مسرعا هاربا، بالنهار ساربا، و قليل ما هم.

ثم النصارى قتلوا من كان في نواحي المصر و تلك الارجاء من الاراكين والرؤساء، وغصبوا ارضهم وعقارهم، ومساكنهم وديارهم، وامتعتهم واموالهم وسلحتهم واثقالهم، وافراسهم وافيالهم، وجمالهم وحمالهم، فاهلكوهم واهاليهم و عيالهم جمعاء، مع انهم كانوا رعايا لهم وتبعا يطيعونهم خوفا وطمعا، ثم انهم حشروا جنودهم لكل سبيل، لياخذوا من فر بالاخذ الوبيل، فاخذوا كثيرا من الهاربين، و ما نجا منهم

جو نصاریٰ کی اس وقت بھی مطیع و دوست تھی جبکہ وہ حقیقت میں ملکہ تھی۔ وہ اپنی آرزوئیں (بیٹے کو جانشین بنانے) میں ناکام رہی، اس کا جمع کردہ مال بھی چھین لیا گیا۔ وہ زینت[1] بننے کے بعد بدصورت اور حفاظت کے بعد بدہیئت بنی۔ بادشاہ کی قوم میں سے جو بھی ملتا اس کی گردن مار دی جاتی یا پھانسی دی جاتی جیسا کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی عمل کیا گیا ان کمزوروں میں سے وہی بچ سکا جو رات میں چھپ کر یا دن میں نظریں بچا کر تیزی سے بھاگ گیا، اور ایسے خوش نصیب بہت کم تھے۔

پھر نصاریٰ نے شہر کے گرد و نواح کے رئیسوں اور سرداروں کو قتل کرنا، ان کی جائداد، عمارتیں، مویشی، مال و متاع، ہاتھی گھوڑے، اونٹ اور ہتھیاروں وغیرہ کو لوٹنا شروع کیا۔

اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ ان کے اہل و عیال کو بھی قتل کر ڈالا حالانکہ یہ سب رعایا بن چکے تھے اور ڈر یا لالچ سے فرمانبردار بن ہی جاتے تھے انہوں نے تمام راستوں پر چوکیاں بٹھا دیں تاکہ بھاگ گئے والوں کو پکڑ پکڑ کر لایا جائے ہزاروں بھاگ گئے والوں میں تھوڑے

---

[1] زینت محل اس ملکہ کا نام تھا۔

الا قليل، فنهبوا ولاما كان مع المأخوذين من النقدين الذهب واللُجين، بل الجلابيبُ السرابيلُ والمآزر والسراويل، ثم بلّغوهم عظمائهم فقضوا عليهم بالخنق والتقتيل، ولم يذر الفتك شبّانا ولا ضعافا، ولا اشرافا ولا اجلافا، فبلغ القتلى والخنقى الوفا، وجُلّ من ابتلى بظلم الظلّام اهل الايمان والاسلام، واما الاهاند فقد سَلِموا الا من ظنّ به انه ممن يعاند، ولم يسلم من المسلمين الا من خرج من بيته مهاجرا، او من كان للنصارىٰ ناصرا، وفي دينه قاصرا، او من كان لهم جاسوسا، ومن رحمة الرحمٰن الرحيم يئوسا، كعامل الملك الذى تولاهم، بل سلّطهم وولاهم، لكنه تعنّى، اذ حرم ما تمنّى، وبقى حسران، في الخُسران، قد حال حاله وبطل محاله، ولبث كانه رهين مهين، في ذل مبين، خسر الدنيا والاخرة ذلك هو الخُسران المبين۔

بھی بچ پائے، باقی سب پکڑے گئے ان لوگوں کے پاس جو کچھ چاندی سونا نکلتا پہلے تو وہ چھین لیتے، پھر چادر، تہ بند، قمیص، پاجامہ جو کچھ ہاتھ لگتا نہ چھوڑتے۔ اس کے بعد افسروں کے پاس پہنچا دیتے، وہ ان کے لئے قتل یا پھانسی کی سزا کا فیصلہ کرتے، جوان، بوڑھا، شریف، اور رذیل سب کے ساتھ یہی سلوک ہوتا۔ اس طرح پھانسی پانے والوں اور قتل ہونیوالوں کی تعداد ہزارہا تک پہنچ گئی۔ ظالموں کے ظلم کا شکار اکثر و بیشتر مسلمان تھے۔ ہندوؤں میں سے صرف وہ مارے گئے جن کے متعلق دشمن و معاند ہونے کا یقین تھا، اور مسلمانوں میں سے فقط وہ بچ سکے جو کسی نہ کسی طرح وہاں سے ہجرت کر گئے تھے یا وہ جو نصاریٰ کے ناصر اور اپنے دین و مذہب میں قاصر تھے، یا وہ جو ان کے جاسوس اور اللہ کی رحمت سے مایوس تھے انہیں میں سے بادشاہ کا وہ عامل[1] بھی تھا جس نے نصاریٰ کو مسلط کر کے حاکم بنایا تھا لیکن اسے امیدوں کی محرومی اور ناکامی کی حسرت کا غم اٹھانا پڑا، اس کا حال متغیر ہو گیا، زمانے میں ذلیل و خوار ہو کر جیا، دنیا اور آخرت دونوں جگہ نقصان میں رہا اور یہی کھلا ہوا نقصان ہے۔

---

[1] حکیم احسن اللہ خاں۔

ثم النصارى ارسلوا الى رؤساء الهنادك الذين هم يملكون من الاراضى اقطاعا، وكانوا لهم اتباعا، ليأخذوا من دخل ديارهم فارا، او وجد فى ارضهم مارا، فاخذ هؤلاء جمعا كثيرا، من الغرباء واسروهم وأسروهم اسارى، الى عظماء النصارى فقتلوهم جميعا، ولم يذروا رفيعا، ولا وضيعا۔

ثم حشروا ونشروا اشياعهم واتباعهم فى اقطار الملك، واجدّوا فى فى اخذ الناس وابتلائهم بالردى والهلاك، واذ خرجت الخواتين والمحصنات من النساء فى هذه الداهية الدهياء، وعجزن وفيهن عجائز وعجازى عن الفرار للاعياء، فمنهن من هلكت من غلبة الفرق، ومنهن من اهلكت نفسها بالغرق، صونا لعرضها وحرمتها، وحفظا لعفتها وعصمتها واكثرهن صرن سبايا، وابتلين برزايا، واصبن ببلايا، فمنهن من سترقها بعض الخمّان، ومنهن من بيعت ببخس الاثمان، وكثير منهن هلكن عطشا وجوعا، وكثير منهن غبن ولم يستطعن رجوعا، ولم يُرلهن

ادھر نصاریٰ نے ماتحت ہندو رؤسا کے پاس پیغام بھیجا کہ جو شخص بھی تمہارے علاقہ میں سے گذرے اسے پکڑ لیا جائے۔ ان بدخواہوں نے کافی تعداد میں مسافروں اور مہاجروں کو پکڑ کر نصرانی سرداروں کے پاس پہنچا دیا۔ ان ظالموں نے سب کو مار ڈالا، نہ کوئی عالی خاندان فرد بچ سکا نہ کسی ادنیٰ انسان کو چھٹکارا نصیب ہوا۔

پھر اطراف واکناف ملک میں لشکر بھیجے جنہوں نے قتل وغارت گری کی انتہا کردی۔

اس ابتلاء عظیم میں پردہ نشین خواتین پیدل نکل کھڑی ہوئیں، ان میں بوڑھی اور عمر رسیدہ بھی تھیں جو تھک کر عاجز ہوگئیں بہت سی خوف کی وجہ سے جان دے بیٹھیں۔ اور بیسیوں عفت وعصمت کی بنا پر ڈوب کر مر گئیں، اکثر پکڑ کر قیدی بنا لی گئیں اور طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہوگئیں، کچھ کو بعض رذیلوں نے لونڈیاں بنا لیا اور بعض چند ٹکوں کے بالعوض بیچ ڈالی گئیں، بہت سی بھوک پیاس کی تاب نہ لاکر مر گئیں، بہت سی ایسی غائب ہوئیں کہ پھر نہ تو لوٹ کر ہی آئیں

ولم يُسمع عنهم خبر، وحُل نساء اثنين من الاولياء، والبعولة والأبوة، والاخوة والابناء، اذ كان كل يوم من هذا الزمن الكريه، يوم يفر المرء من اخيه، وامه وابيه، وصاحبته وبنيه، وفصيلته التي تؤويه، فكم من نسوة امسين ايامى وولد اصبحوا يتامى، وكم من ثكلى تبكي وتنوح، وكم من ثكلان تعبر عبراته عن حزنه وبسره يبوح، وقد صار البلد قاعا صفصفا وقفرا سبسبا، و اهلوه تفرقوا وتمزقوا وذهبوا ايدى سبا.

ثم توجهت النصارى الى جانب الشرق وما فيه من القرى والبلاد، فاكثروا فيها الفساد، وعمموا فيها القتل بالضرب والخنق بين العباد فحصدت الآجال كثيرا من الرجال، وربات الحجال، واخترمت المنايا جما غفيرا من البرايا، واُصيب بالعنا والحتوف مئات والوف من الرعايا.

واما انا فقد كنت انحو

نہ ان کا کچھ پتہ ہی چل سکا۔

ہزاروں عورتیں اپنے سرپرستوں، شوہروں، باپوں، بیٹوں، اور بھائیوں سے جدا کر دی گئیں جب کہ وہ ایسی مصیبت کا زمانہ تھا جو قیامت کا منظر پیش کر رہا تھا کہ اس دن انسان اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد اور اہلِ خاندان سے بھاگتا نظر آئے گا۔ بہت سی صبح کی سہاگن عورتیں شام کو بیوہ بن گئیں اور شب کے آغوشِ پدر میں سونے والے بچے صبح کو یتیم ہو کر اٹھے۔ کتنی ہی عورتیں اپنی اولاد وغیرہ کے غم میں گریہ وزاری کرتی تھیں اور کتنے مردوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا جاری تھا، شہر چٹیل میدان اور بے آب و گیاہ جنگل بن گیا تھا اور شہری تباہ و برباد و منتشر ہو گئے تھے۔

اس کے بعد نصاریٰ کی توجہ مشرقی شہروں اور دیہات کی طرف مبذول ہوئی وہاں بھی بڑا فساد مچایا، قتل، غارتگری اور پھانسی کا بازار گرم کر دیا، بے شمار مرد اور پردہ نشین مستورات موت کے گھاٹ اتر گئے۔ اور سینکڑوں، ہزاروں عام آدمی مار ڈالے گئے۔

میرا کیا پوچھنا، میں اپنے وطن مالوف

خرج نحو الوطن المالوف والسبیل مخوف، وعابره موقف، وبینی وبین وطنی اقطار، فیها مخاوف واخطار، والنصاری وجنودهم متجسسون، ومن المارة متحسسون، وقد امروا الرهط وقبیلهم وفریقهم، بان یقتلوا المارة ویرهبوهم، وینهبوهم ویقطعوا سبیلهم وطریقهم ولم یخلوا سبیلا لعابر، ولم یذروا فُلکا فی فلک فی معبر من المعابر، اخذوا السفائن وخرقوها، بل حرقوها اوعابوها واغرقوها، وحجروا علی الملاحین، لئلا یتیسر العبور للسیاحین والسباحین فی وقت وحین، فقد نجانی ومن معی مالک الملک من کل بلیة وهلک، وجاوزنی وبهم بحارا وانهارا بلا جسر وفُلک، وحفظنا جمیعا من آفات تلک المسافات، ومهالک تلک المسالک، وطوارق تلک الطرائق، وقوارع تلک الشوارع، وبلغنا بوقایة الکافیة، وحمایة الواقیة، ونعمة الصافیة، ورحمة العافیة، وطنی وسکنی ودارى، ووجاری واهلی وجاری،

خیرآباد کی طرف چلا جا رہا تھا، راستہ خوفناک اور رہگذر اندوہناک تھا، میرے اور وطن کے درمیان کئی خوف و خطرہ سے بھری ہوئی منزلیں تھیں، نصاریٰ اور ان کا لشکر دن رات تلاش و تجسس میں سرگرداں رہتا۔ جاٹوں کو مسافروں کے مار ڈالنے، ڈرانے، لوٹنے ڈم کر ڈالنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی تھی۔

انہوں نے سارے ناکے بند کر رکھے تھے اور کسی گھاٹ پر کوئی کشتی یا ناؤ تک نہ چھوڑی تھی، کشتیوں کو پھاڑ ڈالتے بلکہ خراب کر کے غرق کر دیتے یا جلا ڈالتے۔ ملاحوں کو روک دیا تھا تاکہ کوئی سیاح یا مسافر کسی وقت بھی ادھر سے نہ گذر سکے۔

خدائے مالک الملک نے مجھے اور میرے متعلقین کو ہر مصیبت و ہلاکت سے محفوظ رکھ کر پل اور کشتی کی مدد کے بغیر دریاؤں اور نہروں کو عبور کرا کے نجات دی اور ہم سب کو آفاتِ مسافات، مہالکِ مسالک، حوادثِ راہ، اور مصائبِ گذرگاہ سے مصئون و مامون رکھا اور اپنی پوری حفاظت، کامل حمایت، مکمل نعمت اور بیشمار رحمت کے ساتھ ہمیں اپنے جوار و دیار اور احباب و رشتہ دار تک

قد حمتنا من مخافات وتلك المساقات، ومنّ علينا بالسلامة من جميع الآفات فالحمد لله الملك حمداً كثيراً على ذلك. وقد كان جموع من الخوارج عن النصارى وكانوا في ديارنا من الجيوش الفيالق، قد ولّوا لحكمهم امرأة من نساء والي المعزول السابق وابناً لها حدثاً غراً ولم يراهق، وقد كان النصارى اخذوا ذلك الملك من واليه وكان واهياً، بالملاهي لاهياً، عن الملك لاهياً، ولم يكن حازماً ولا داهياً، بنقض العهود والمواثق، فخلا لها الملك بعد ما بطل عمل النصارى وهو ناهق، وابنها صغير غرير غبي ذو غرير لاهٍ مع لداته لاهٍ عن عداته، لا يستطيع ان يدبّر ويدبر في امور الملك وتجويزها، وامضاء الاوامر وتنجيزها، وقيادة الجيوش وتجهيزها، واعيان عملته، واركان دولته، جلّهم فسل فشل جبان، حمقى خوان، لا عقلاء ولا امناء، جلّهم دون، وبعضهم عبدون.

فمنهم مسف رفيه، ورقيع رفيع، وواهٍ واهن، ومُدهن داهن مداهن وهجين عجين، ونذل مذل، حائر بائر، وجائر، ومختال ختال، وخادع محتال، ومنهم عبيّ بين وهيم

پہنچایا، ہم خدا کی اس بے پناہ عنایت اور تمام آفات سے حفاظت پر اس کا شکر بجا لائے۔

نصاریٰ کے باغی گروہوں اور ہمارے نواح کے متعدد لشکروں نے اپنے سابق معزول[1] والی کی ایک بیگم[2] اور اس کے ایک ناتجربہ کار اور ناسمجھ[3] لڑکے کو امیر و حاکم بنا ڈالا۔

نصاریٰ نے اس والی سے اس کا ملک چھین لیا تھا، وہ بڑا واہی و لاہی تھا، عیش و طرب میں منہمک، انتظامِ ملکی سے غافل، عقل و خرد سے بیگانہ اور نقضِ عہد و میثاق میں یگانہ تھا۔ نصاریٰ کی عملداری ختم ہونے پر وہ ملکہ مالکہ بن گئی۔ اس کا لڑکا چھوٹا، ناتجربہ کار، نازپروردہ، ہم سنوں کے ساتھ کھیلنے والا، اور دشمن سے لاپروا تھا۔ تدبیرِ امورِ مملکت، اجرائے احکام اور قیادتِ فوج کی صلاحیت نہ رکھتا تھا۔ اس کے اعیانِ[4] سلطنت اور ارکانِ دولت سب کے سب نااہل، سست، بزدل، احمق، خائن اور غیر دیانتدار تھے۔ اکثر ذلیل اور بعض بندگانِ زر تھے۔

ان میں سفیہ عیش پرست، نادان بلند آواز، سست، منافق چرب زبان، ذلیل غلام زادہ، حیران و پریشان، ظالم و جابر، حیلہ ساز و متکبر، خائن و مکار، بندۂ زر، فریب خو،

---

[1] واجد علی شاہ اختر۔ [2] حضرت محل۔ [3] برجیس قدر۔ [4] ممو خان وغیرہ۔

عين ذو وجهين۔

ومنهم مدبّر لكنه مُدبر، يفضي به التدبير الى الادبار، والدبار والتبار، ويبصّر اولى الابصار، بصائر الاعتبار.

واكثرهم للنصارى ناصرون، وفي تولّيهم متناصرون، وكلهم عن تدبير تتبيرهم مقصّرون، او مُقصِرون قاصرون، او متقاصرون.

والنصارى مع نسوانهم وولدانهم محصورون، في المصر في قصورٍ محفوظون لما في تدبير محاربيهم من قصور.

وقد حصّن النصارى تلك القصورُ بالخنادق والسور، والجيوش المنحرفة حولهم يصولون ويفشلون، ويقولون ما لا يفعلون، ثم اتى جند من البيضان لامداد المحصورين، ودخلوا المصر فقاتلهم الغزاة الشجعان، فقتل كثير من البيضان، ودخل بقيتهم على المحصورين محسورين مكسورين، ثم خرج كل من في القصور ولم يتعرض لهم احد باقتضاء الفشل والقصور، وتحصّن النصارى في حديقة هي على ميلين من البلد، وحصنوها

سبھی قسم کے لوگ تھے۔

بعض ایسے بھاگنے والے مدبّر تھے کہ ان کی تدبیر، تباہی و بربادی و ادبار کی طرف لیجاتی تھی اور صاحب نظر افراد کو عبرت کے عجیب عجیب مناظر دکھاتی تھی۔

ان میں سے اکثر نصاریٰ کے معاون و مددگار اور محب وفاشعار تھے اور یہ سب کے سب دشمن کی ہلاکت خیز تدبیروں سے ناواقف اور ان کی مصلحت اندیشی سے بے خبر تھے

نصاریٰ اپنے بچوں اور عورتوں کے ساتھ شہر[1] میں محصور، مگر مخالف گروہ کی ناقص تدبیروں کی وجہ سے اپنے مکانوں[2] میں محفوظ تھے۔

نصاریٰ نے خندقیں کھود کر اور حصار بناکر ان مکانوں کو قلعہ کی شکل دے لی تھی مقابل لشکر ان پر حملہ آور ہو کر پسپا ہو جاتا تھا۔ جو کچھ کہتا وہ کر نہ پاتا تھا۔ اسی حالت میں محصورین کی امداد کے لئے سفید رو گروہ آگیا۔ شہر میں داخل ہونے لگا تو بہادر غازیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ بہت سے گورے مارے گئے، باقیماندہ دل شکستہ اور حسرت زدہ ہو کر محصورین تک پہنچ گئے۔ پھر تازہ دم ہو کر یہ مکانوں سے نکلے تو بزدلی اور کوتاہی کی وجہ سے کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ نصاریٰ نے شہر سے دو میل دور

---

[1] لکھنؤ [2] بیلی گارد

وكل تحصين بقوة وجلد، و
طلبوا فيهما مددا على مدد، و
جمعوا فيهما عددا على عُدد،
وجموع الجيوش التي كانت في البلد من قبلُ
في الأيام الخالية، والجيوش التي أتت بعد
الفرار من دهلي وأوت الى الوالية، فآوتهم
وأكرمتهم بالنعم المتوالية، وجم غفير من الأجراء
الأغنام لم يشهدوا حربا، ولم يشاهدوا طعنا ولا ضربا،
ولم يعرفوا مصلحة، ولم يزاولوا أسلحة، ولم يلتحموا
في معركة، ولم يقتحموا في مهلكة، تبوؤا بجماعتهم تلك
الحديقة مقاعد، وحفروا هناك خنادق و
مراصد، وطال بين الفريقين التلاحي و
التناضل، وامتد بينهما التقابل والتقاتلُ،
استمد النصارى من والي الجبال فأسعفهم
بما كانوا يتمنون ويريدون، وأمدهم من
أولئك الجبليين بجيل كثير كانوا ثلاثين
ألفا أو يزيدون،

فصالت النصارى وبيضانهمُ
وأُجراؤهم وأعوانهم صولات شديدة،
متتابعة متوالية، وحملوا حملات سديدة،
متشافعة متتالية، فقلعت أناسيهم عن
مقاعدهم، وزلزلت أقدامهم، ففروا
من مراصدهم، فرارا لم يستطيعوا معه

باغ پر قبضہ جما لیا اور قوت و بہادری سے اسی
کو اپنا گڑھ بنا لیا۔ وہاں مدد پر مدد اور سامان
پر سامان جمع کر لیا۔

وہ لشکر جو شہر میں پہلے سے موجود تھے
اور وہ جو دہلی[1] سے بھاگ کر بیگم کی پناہ میں
آ گئے تھے جن کو ملکہ نے قدر و منزلت کیساتھ
جود و بخشش سے نوازا تھا اور تنخواہ دار سپاہیوں
کا وہ جم غفیر جو حرب و ضرب سے نابلد اسلحہ
بندی سے ناواقف اور مصلحت و معرکہ سے
نا آشنا تھا، یہ سب اس باغ پر خندقیں کھود کر
اور کمین گاہ بنا کر جا ڈٹے۔

دونوں فریقوں میں ایک مدت تک
مقابلہ و مقاتلہ اور نیزہ بازی و تیر اندازی ہوتی
رہی۔ تنگ آ کر نصاریٰ نے پہاڑوں کے
والی سے مدد مانگی۔ اس نے ان کی آرزو
کے مطابق تیس ہزار سے زیادہ پہاڑی
لشکر بھیجکر مدد کی۔

اب تو نصاریٰ[2] ان کی گوری فوجوں،
کرایہ کے سپاہیوں اور لالچی معاونوں نے
ایک ساتھ حملہ کر دیا۔ یہ حملے بڑے سخت،
متواتر اور مسلسل تھے جنہوں نے مقاتلین کو
ان کی جگہ سے ہلا دیا اور ان کے پاؤں اکھاڑ
دیئے۔ وہ کمین گاہوں سے ایسی بری طرح

---

[1] جنرل بخت خاں و شہزادہ فیروز شاہ وغیرہ۔

فرارا . في البلدة وثغورها ، حتى تركوا الوالية وابنها وحيدين في قصورها ، وخانهما كثير من اولياء دولتهما ، واركين ملكهما ، واركان سلطنتهما ، ودهاقين ارضهما ، وهم كانوا قد جاءوا لاعضادهما وامدادهما واعانتهما وصيانتهما وحفظ عرضهما وعرضهما فنكثوا المواثق والايمان ، واستبدلوا الكفر بالايمان ، ونافقوا فوافقوا النصارىٰ و رافقوهم وانتصروا لهم انتصارا ، فدخل النصارىٰ واعوانهم البلدة وخرج اهلوها وتركوا دورهم و بيوتهم خالية ، حتى حصرت النصارىٰ و بيضانهم ، وجنودهم واعوانهم ، مقصورة كانت فيها الوالية ، فخرجت مع ابنها وامرأتين من صواحبها من المقصورة المحصورة ، من ظهرها راجلة ، ودخلت محلة اخرى عاجلة ومكثت في البلدة ثلثة ايام تستعيد جنودها الفارة وتسترد ، وتستعينهم وتستمد ، وهم قد ملئوا من الدهش والرعب فنكصوا ونكلوا عن الاقتحام في هذا النكال الصعب ، فلم يرجع اليها احد ولم يبق لها في البلدة ملتحد . فلما استيئست

بھاگے کہ شہر کی سرحدوں پر بھی نہ ٹھہر سکے ، ملکہ اور اس کے لڑکے کو تنہا محل میں چھوڑ بھاگے ان دونوں سے وقت پر بہت سے ارکانِ دولت ، اعیانِ سلطنت نے دغا کی اور وہ دیہاتی جوان کے علاقہ سے ان کی مدد و اعانت ، عزت و آبرو ، مال و دولت کی صیانت و حفاظت کے لئے آئے تھے عہد شکنی کر کے اور کفر کو ایمان سے بدل کر منافق بن گئے نصاریٰ کی موافقت و رفاقت کرنے لگے نصاریٰ مع اعوانین شہر میں داخل ہو گئے ، شہر کے رہنے والے گھروں کو خالی کر کے نکل گئے

نصاریٰ اور ان کی گوری فوج اور مددگاروں نے اس محل شاہی کا جس میں ملکہ تھی محاصرہ کر لیا ، بیگم اپنے ولیعہد اور دو سہیلیوں کو لیکر محصور محل کی پشت سے نکل کر دوسرے محلہ میں تیزی سے پیدل پہنچ گئی ۔

تین دن شہر میں رہ کر بھاگے ہوئے لشکر کو واپس کرنے اور اس سے مدد حاصل کرنے کی کوشش کرتی رہی ۔ وہ لشکر ایسا دہشت زدہ ہو چکا تھا کہ کسی صورت سے اس نازک موقعہ پر دستگیری کو تیار نہ ہوا ۔ نہ ان میں سے کوئی متنفس لوٹا اور نہ شہر بھر میں کہیں جائے پناہ ہی رہی ۔ آخر کار بیگم

من الأعوان و الأنصار ، نفرت مع ابنها وعدة من الأتقياء للسفار إلى القاع و القفار ، فاجتمع إليها جماعات من الفرسان الوجال ، وجمّ عفيف من الرجال الرجال ، وجمع كثير من أهل البلد و ربات الحجال ، وهم حفاة عُراة ، وقد كانوا من السراة و هن حافيات غير خافيات ، و قد كُنّ عقائل ذوات أخادير ، مقصوّرات في مقاصير ، فرُمين من بقاع بِقاع ، واقتنعن للقنوع برقاع ، فاقتنعن بها من دون قناع ، تقاذفهن القفار البلاقع ، و انتفيت عنهن الستور ، والبراقع كنّ في زهو وتيه ، ثم نهن في مهامة وتيه ، فتركوا أمكنة و مكانة و دولة ، كانوا لا يبغون عنها حولا ، حتى حال الحال ، وحل الوبال ، وفشا الخبال فصار بلاءً مبيداً ،

اپنے اعوان و انصار سے مایوس ہو کر ولیعہد اور چند ساتھیوں کو ساتھ لے کر چٹیل میدان ، اور بے آب و گیاہ جنگل کی طرف چل کھڑی ہوئی اب اس کے گرد دکمز و ردل سواروں کی کچھ جماعتیں ، پیدل مردوں کا انبوہ کثیر شہریوں اور عزت دار عورتوں کی کافی تعداد آ کر جمع ہو گئی ۔ وہ شہری ننگے بدن اور ننگے پاؤں تھے حالانکہ سرداروں میں سے تھے اور عورتیں ننگے پاؤں اور بے پردہ تھیں ، حالانکہ گرامی قدر ، پردہ نشین اور محل سراؤں کی رہنے والی تھیں ، وہ سرسبز و شاداب خطوں سے چٹیل میدانوں کی طرف پھینک دی گئیں ۔ وہ پیوندوں کے کپڑے پہن کر ستر پوشی کرتی تھیں اور برقعے نہ ہونے سے اسی پر اکتفا کرتیں ، ایک میدان سے دوسرے میدان میں پہنچتیں ، بے پردگی میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ۔ وہ عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتی تھیں پھر دور دراز جنگل اور پُر خطر میدان میں ڈال دی گئیں ، ان لوگوں کو محلات ، پائنگاہیں اور ریاستیں چھوڑنا پڑیں حالانکہ وہ ان سے ذرا بھی ہٹنا نہ چاہتے تھے یہاں تک کہ حال متغیر ، وبال نازل اور ہلاکت عام ہو گئی ۔ یہ ایسی مہلک

تركت البلاد بيدا، والأحرار عبيدا، والأغنياء مساكين، والنبلاء مهاجين، كانوا متوطنين في رُفهنية وبُلهنية مع الأهل والعيال، فاغتربوا ومطمئنّين برفاه الحال، وفراغ البال، فاضطربوا اناتهم المتربة والإتراب، عن المتاربة مع الأتراب واضطرهم الاضطراب الى الإغتراب عن الأضراب. فمن باك يتفجع، وشاك يتوجّع، وحنان يرجّع، ولهفان يسترجع، صبيان فُطموا قبل الإبان عن اللبان، وشيب وشبّان، قد استيئسوا عن الحاجات واللُّبان، ما لهم مثوى وثواء، ولا لدواهم دواء، وافئدهم هواء، لا تطيب لهم هوى وهواء، فالعيش والموت عندهم سواء، كانوا في سرور وسرير، واستبرق وحرير، وفواكه وفكاهة، ورفاهة ونزاهة، ونعمة ونَعمة، وغنى وغناء ونغمة، وسرّاء ومسرّاء، ودولة وثُراء، اليوم وطائهم قتاد،

مصیبت نازل ہوئی جس نے شہروں کو میدان، آزادوں کو غلام، مالداروں کو فقیر و مسکین اور شریفوں کو خوار و ذلیل بنا دیا۔ وہ اپنے اہل عیال میں آرام و آسائش کی زندگی بسر کر رہے تھے، خوش حال اور فارغ البال تھے کہ مجبور ہو کر نکلنا پڑا۔ فقیری و تنگدستی نے ہمسنوں کی مجالست اور اضطراب و اضطرار نے برابر والوں کی رفاقت سے دور کر دیا۔ رونے والے آہ و زاری، بجائے فریاد و شیون کرتے، آرزو مند چلاتے اور حسرت کشیدہ انا للہ پڑھتے، بچے اپنی ماؤں کے سینوں سے قبل از وقت جدا کر دیئے گئے تھے۔ بوڑھے اور جوان حاجتوں کے پورا کرنے سے ناامید تھے، نہ ان کا کوئی ٹھکانا تھا، نہ بیماری کی دوا تھی، ان کے دل خالی تھے، ان میں نہ کوئی خواہش تھی نہ انہیں کوئی بات بھاتی تھی، زندگی اور موت ان کے لئے دونوں برابر تھے، وہ مسرت و شادمانی، تخت شاہی، دیباج و حریر، میوے، خوش طبعی، عیش و عشرت، نظافت و نزاہت، نزاکت و نعمت، نغمہ و سرود، مال و دولت، خیرسگالی، مروت میں پلے تھے۔ آج ان [illegible] ہیں

ما لهم زاد وعتاد، وثيابهم اخلاق، وما لهم من الراحة خلاق، عفا عنهم الله برحمته، واخذ الظلمين ببطشه ونقمته. ثم ان الوالية، اى الحضرة العالية، بعدما اوت اليها جموع من الجيوش الذين هربوا، وكثيرا من الذين اغتربوا، عبرت معهم من البحار والانهار اللاتى لا يعبر منها بدون الفلك، واقامت مع من شايعها فى قرية على شاطى بحر فى شمال الملك، واقعدت اذ اقامت بها فرسانا ورجالا على المعابر ليقبضوا على السفائن، ويصدوا عن العبور اهل الضغائن، وارسلت عمالا لاخذ الخراج واصلاح الرعايا فى القرى والمدائن، وجهزت جيوشا و بعثتها ليقيموا بمراصد قريبة من دار ملكها التى استولى النصارى عليها ليعاقوهم ويزاحموهم ويقاوموهم ويزاحموهم عند انتهاضهم من حواليها لكنها فوضت الامر كله، عقده وحله، دقه وجله، الى عامل خامل، ذاهل اهل لحوكن للامر

سامان و زادِ راہ کا پتہ نہیں، کپڑے بوسیدہ ہیں اور عیش و راحت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انہیں معاف کرے اور ظالموں کو سخت گرفت میں لے۔

پھر والیہ یعنی حضرت عالیہ، اس لشکر کو جو بھاگ کر اس کی پناہ میں آگیا تھا اور دوسرے ساتھیوں کو لے کر ایسے دریاؤں اور نہروں سے گذری جن سے بغیر کشتی کے عبور مشکل و دشوار تھا۔ وہ شمالی ملک میں دریا کے کنارے ایک گاؤں میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اقامت گزیں ہوگئی اور دریا کے گھاٹوں پر سوار، پیادے بٹھا دیئے کہ تمام کشتیوں پر قبضہ کرلیں اور دشمنوں کو دریا عبور نہ کرنے دیں۔ اس نے انتظامِ رعایا اور حصولِ خراج کے لئے شہروں اور قصبات و دیہات میں عامل بھیج دیئے لشکروں کو آراستہ کرکے اپنے اس دارالسلطنت کے قریبی مورچوں پر جس پر اب نصاریٰ کا قبضہ ہوچکا تھا، بھیجدیا تاکہ اگر دشمن ادھر کا قصد کرے تو اس سے ڈٹ کر مقابلہ و مقاتلہ، مزاحمت و مجادلہ کیا جائے، لیکن یہ تمام امورِ مہمہ اور ان کا اہتمام و انصرام ایسے ذلیل، غافل اور متحیر عاشق[1] کو سونپا گیا تھا جو

---

[1] نواب احمد علی خان عرف منجھلی

امره لا يستشير ويأتمر جهلاً، يستصعب كل سهل ويحسب كل صعب سهلاً. وكان وغداً رهدنا رُهدونا، لا يستخلص للمعاشرة والمشاورة، والمجاورة والمحاورة الاسفل جهلاً ودونا، يتجنب النبلاء الدهاة، والعقلاء الهداة بنخوته، ولا يستصحب ولا يؤمّر ولا يستعمل الا السفلة الجهلة من عشيرته واخوته، فامّر ذلك الامر على تلك الجيوش سُفلا جبناء انذالا، وفُسلا فسلا ارذالا، يطمعون فيطعمون ما أُدرّ للجيوش لاقواتهم، ويختانون لما في صدورهم من غلّ فيغلّون ويغلون من غلاتهم، يحسبون كل صيحة عليهم هو العدو، فلا يزالون من الفرق في الفلق، ما لهم قرار ولا هدو، يظنون من غاية الوجل كل صيحة مقدمة الرجل، ويخالون كل صوت، داعي موت، ولعلهم يلقون الى العُداة اللئام، بالمودة والتؤام والالتئام.

کسی طرح اس کا اہل نہ تھا۔ وہ صحیح مشورہ سے گریزاں اور جہل سے ہمکنار تھا۔ آسان بات کو سخت اور دشوار کو آسان سمجھتا۔ وہ ذلیل احمق اور بزدل تھا۔ اس نے مکالمت و مشاورت مجالست اور منادمت کے لئے احمق، جاہل اور رذیل طبقہ کو چن رکھا تھا۔ وہ نخوت و غرور کی بنا پر شریف سرداروں اور عقلمند رہنماؤں سے بچتا اور اپنے ہی اہل خاندان اور اعزہ میں سے جاہلوں اور احمقوں کو مصاحب و حاکم بناتا چنانچہ اس ناتجربہ کار نے ان لشکروں پر کمین، ذلیل، بزدل اور رذیل لوگوں کو سردار بنا دیا۔ وہ بڑے ہی لالچی تھے۔ جو کچھ لشکریوں کو خوراک وغیرہ دی جاتی، کھا جاتے۔ وہ بد دیانت تھے۔ اپنی کینہ پروری کی وجہ سے ان کے نقد اور جنس میں خیانت کرتے اور گراں فروشی کے مرتکب ہوتے۔ ہر آواز کو دشمن کی آواز سمجھتے ہمیشہ اضطراب کے ساتھ خوف کی وجہ سے لرزتے رہتے۔ کسی وقت بھی ان کو راحت و سکون میسر نہ تھا۔ بزدلی سے ہر آواز کو موت کا پیش خیمہ اور ہر صدا کو موت کی پکار سمجھتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کمینے دشمنوں کے سامنے محبت و چاہت کے ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں۔

والنصارى بعد استيلائهم على دار الملك لبثوا فيها، ولم يخرجوا الى ارجائها ونواحيها وطفقوا يولفون كفار الاقطار واراكينها، وحراث القرى ودهاقينها، بالصفح والعفو عن المعاصى والجنايات والتخفيف فى الخراج والتطفيف فى الجبايات.

فلما دانوا لهم دانوهم اعضادا، وكانوا لهم فكانوا لهم اعضادا. فبرز النصارى الى نواحى الملك واقطاره، ليستولوا على قراه وامصاره، فلما عمدوا الى مرصد كان من دار الملك فى جهة الشمال على ثمانية اميال وفيه خيل ورجال مع قائد كبير من اسفل الارذال فهرب ذلك القائد الرذيل مع من معه من ذلك القبيل اذ سمع من لقائهم خبرا، قبل ان يرى احد منهم اثرا، وثبت هناك للقتال جمع قليل من الهنادك الاقتال، مع اركون ركين كان من شجعان الابطال، ولم يكن عدد تلك الفئة، زائدا على المائة، فقاتلوا وقتلوا وقتلوا ولم يبق منهم احد لتجنبهم عار الفرار، وفقد المدد من قبل القائد الغدار مع كثرة من كان معه من

نصارے دار السلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد وہیں ڈٹے رہے اطراف وجوانب کیطرف نہ نکلے، انہوں نے گرد ونواح کے کافروں، دیہاتیوں اور کاشتکاروں کی تالیف قلب شروع کردی، ان کی خطاؤں کو درگذر، ان کے خراج میں تخفیف اور تاوانوں میں کمی کی۔

اس مہربانی پر وہ مطیع و فرمانبردار و معاون و مددگار بن گئے۔ ادھر سے مطمئن ہو کر اطراف ملک میں شہر و دیہات پر قبضہ کرنے کے لئے نصارے نکل کھڑے ہوئے۔

جب نصارے اس مرصد کی طرف متوجہ ہوئے جو دار السلطنت سے جانب شمال آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا اور جس میں سوار، پیادے اور وہ رذیل و ذلیل قائد عظیم بھی تھا تو وہ کمین قائد ان کی آمد کی خبر سن کر ہی اپنے ذلیل سرداروں کے ساتھ بھاگ گیا۔ بہادر ہندؤں کی تھوڑی سی تعداد اپنے گاؤں کے بہادر مکھیا کے ساتھ مقابلہ پر ڈٹ گئی۔ یہ سو سے زیادہ نہ تھے۔ دشمنوں کو فنا کے گھاٹ اتار کر خود بھی کٹ گئے۔ وہ فرار کی عار برداشت نہیں کر سکتے تھے اور بھگوڑے قائد کی طرف کافی لشکر اور ساز و سامان کے ہوتے

لہ [illegible] شرقا ، تہ [illegible] اميال.

لہ نواب گنج ضلع بارہ بنکی ۱۲

العدد، وما كان معهم من المدد.

فاستولى النصارى على قرية كان فيها ذلك الجبان الخوان للرصد اذ وجدوها خالية على عروشها خاوية. فجعلوا تلك القرية حصنا حصينا، وحصارا منيعا رصينا، وجمعوا عددا، ولبثوا فيها مددا، لا يقدمون ميلا، كانهم ينتظرون ما املوا من قواد الجيوش تاميلا، ويرتقبون ما وعدهم اولئك الخوان فيوجلون الى انجاز الوعد تاجيلا.

ثم انهم خرجوا الى جانب الغرب من البلد الى ناحية دهاقينها وسكانها لهم يدينون، ولهم على اعدائهم معينون، وكان فيها من قبل الوالية العلية عامل خامل لم يكن حازما ولا مجربا ولا مدبرا، فولاهم الدبر وتولى وهو مدابر لهم مدبرا، وهرب بلا مقابلة ومقاتلة هربا، واتخذ سبيله سربا، لقلة الخيل والرجل لديه، وعدوان الدهاقين والكفار عليه.

فنكثوا واتفقوا على انهم وافقوه، ثم خالفوه بعد ما حالفوه، وغدروا غدرا، ومكروا مكرا نكرا، وكفروا بنعمة كانوا بها رافهين، ونعمة كانوا فيها فاكهين دهرا، وازدادوا الى الكفر والكفران، بترك كفران الايمان والارتداد عن

ہوئے بھی انہیں کوئی مدد نہیں پہنچ سکی تھی۔

نصارے نے جب اس گاؤں کو جس میں وہ نامرد خائن، عامل نگہداشت کے لئے موجود تھا، خالی اور ویران پایا تو اس پر قبضہ جما کر اپنا مضبوط و محفوظ قلعہ بنا لیا۔ وہیں فوج جمع کر لی اور مدت تک وہیں مقیم رہے وہ ایک میل بھی نقل کر نہ گئے۔ وہ سردارانِ لشکر کی امیدوں کی تکمیل اور ان خائنوں کے ایفاءِ عہود کے منتظر تھے اسی لئے اپنے ایفاءِ وعدہ میں بھی تاخیر کر رہے تھے۔

ادھر سے فارغ ہو کر انہوں نے اس مغربی گوشے کا رخ کیا جہاں کے تمام باشندے ان کے مطیع ہو چکے تھے اور دشمنوں پر ان کے معاون تھے۔ وہاں بھی ملکہ کی طرف سے ناعاقبت اندیش، غیر مدبّر، ناتجربہ کار اور ذلیل عامل تھا، وہ بھی پیٹھ پھیر کر مقابلہ کئے بغیر بُری طرح بھاگا۔ سرنگ میں ہو کر اپنا راستہ بنایا۔ اس کے پاس سوار اور پیادے بھی کم تھے۔ اس پر ستم یہ ہوا کہ کفار اور دیہاتیوں نے معاہدہ و قسم کے باوجود وقت پر دغا کی۔ غدر و مکر کی انتہا کر دی، ناز و نعمت اور پُر عیش و مسرت زندگی کا کفران کیا، معاہدوں سے انکار کر کے کفر میں اضافہ اور ارتداد میں زیادتی

الایمان، کفرانا وکفرا، فانتهض لمحاربة النصارى، المتسلطين على تلك البلدة، عامل ناحية اخرى، قد ادخر من الحسنات والخيرات، والسعادات والمبرات، ذخرا، كان برا تقيا، صفيا نقيا، شجاعا كميا، لرسول المراحم ونبي المراحم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سميا، فاغار على النصارى وجُندهم، فهزمهم في اول سطوة،

ففروا بعد بذل جهدهم، وتحصنوا منهم عصبة في دار هندكي في القصبة، كانت تلك الدار منيعة حصينة، وكتبوا بطلب كتيبة، يمدونهم الى عظماء النصارى كانوا في المدينة، فارسلوا لامدادهم كتيبة من فيالقهم، ومعها جم غفير من الدهاقين و المنافقين الذين نكثوا الايمان، وكفروا بعد الايمان، بنقض مواثقهم، وقد خادع بعض الكفار من الدهاقين الكفار، ذلك العامل الباذل الكرار، بمكر كبار، فواثقه بتاكيد الايمان بانه يمده اذا التقى الجمعان، باربعة آلاف ابطال الشجعان،

فلما تراءى الفئتان مال ذلك العامل المتدين الكامل مع عدة من الفتيان،

کرلی۔

اس موقعہ پر متسلط نصاریٰ سے قتال کے لئے دوسری طرف کا ایک عامل[1] اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے خیرات و مبرات اور سعادات و حسنات کا کافی ذخیرہ اپنے اندر جمع کر لیا تھا۔ وہ بڑا ہی پاک طینت، صاف باطن، متقی، پرہیزگار، بہادر اور رسول مراحم اور نبی مراحم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمنام تھا۔ اس نے نصاریٰ کے لشکر پر حملہ کرکے پہلے ہی حملہ میں شکست دے دی۔

اپنی ساری کوششیں ختم کرکے وہ بھاگ گئے اور قصبہ کے ایک ہندو کے مضبوط و محفوظ مکان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے اور عظماء نصاریٰ کے پاس شہر میں پیغام بھیجکر مدد مانگی۔ انہوں نے ایک لشکر اور منافقین و دہاقین کا جم غفیر جنہوں نے عہد شکنی کی تھی۔ ان محصورین کی مدد کو بھیجدیا۔

ادھر اس نیک سرشت بہادر عامل سے ایک دیہاتی کافر زمیندار[2] نے بڑا داؤ کھیلا۔ اس نے قسمیں کھا کر اطمینان دلایا کہ جب دونوں جماعتیں مقابلہ پر آجائیں گی تو چار ہزار بہادروں کا گروہ لے کر مدد کو پہنچوں گا۔

جب مقابلہ کی نوبت آئی تو اس زمیندار کی قسموں پر بھروسہ کرکے اس دیانتدار عامل

---

[1] شاہ احمد اللہ مدراسی۔ [2] جگن ناتھ سنگھ راجہ پوایاں ضلع شاہجہانپور

على عسكر النصران، متذرعا بامداد ذلك الكافر الدهقان، فرمى عسكر النصارى بالبنادق والمجانق من امامهم وجوههم وصدورهم وبت جماعة ذلك الدهقان الكفار لكار الغدار من خلفهم ادبارهم وظهورهم، وكانت تلك الجماعة فى الحقيقة انصار الانصارى واعوانهم واتباع الشياطين واخوانهم،

فاستشهد ذلك العامل الكامل فخر فى المعركة شهيدا صريعا، واستشهد كل من معه عند الصيال والقتال استشهادا سريعا،

وبعد استشهاد ذلك البار الكرار وهؤلاء الابرار، ولّى من وراءهم الادبار للفرار، وفروا افرار المر يلتفتوا فيه الى ما خلفهم وما وراءهم لغلبة الفشل والاضطرار، وتعقبهم جنود النصارى فعاقبوهم بالاثخان والتقتيل، فما نجا منهم الاقليل جدّوا عند الفرار فى الاسراع والتعجيل وعند ذلك لان ودان، وكان كل من كان فى تلك الناحية من الاراكين و الاركان، وغيرهم من الرعايا والدهاقين و

نے اپنے تھوڑے سے بہادروں کے ساتھ دشمن پر حملہ کر دیا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ سامنے سے توبندوقوں اور توپوں سے چہروں اور سینوں پر نصاریٰ نے گولیاں برسائیں اور پیچھے سے اس غدار مکار زمیندار کی جماعت نے پشت و سرین کو پھوڑنا شروع کیا۔

وہ دراصل نصاریٰ کے انصار و اعوان اور شیاطین کے اتباع واخوان تھے

وہ خدا پرست عامل معرکہ میں گر کر شہید ہوا اور اس کی ساری جماعت نے بھی اسی کے نقشِ قدم پر چل کر جامِ شہادت نوش کیا۔

ان سب ابرار واخیار کی شہادت کے بعد بزدل لوگ ایسے بھاگے کہ نامردی اور اضطرار سے پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ نصاریٰ نے تعاقب کر کے ان سب کو پکڑ کر قتل کر ڈالا، تھوڑے سے وہ بچ رہے جنہوں نے بھاگنے میں پوری تیزی اور عجلت سے کام لیا۔

اس نواح کے سارے باشندے دہقانی، کاشتکار، مکھیا اور مقدم وغیرہم سب مطیع وفرمانبردار بن گئے البتہ دو بہادر

پچ

لسكان لعسكر النصران، ساعد الشنين بين كمين مغاورين مغوريين، فقاتلا النصارى اشد قتال، فقتلوا كثيرا من جنودهم من خيل ورجال بشدة حماستهما وشجاعتهما مع قلة بضاعتهما وجماعتهما، ثم استخلصا منهم بتصلبهما، فلم يهتم النصارى بتعقبهما، فصفت لهم تلك الناحية والقت الرعب في قلوب مخالفيهم تلك الواقعة الداهية.

وكانت من ادهى الخطوب، الباعثة للكروب، وكانت تلك الهيجاء كانها لخاتمة الوقائع والحروب، فبعد ما غلب فيها النصارى وانتصروا انفسحوا في النواحي الاخر وانتشروا، فكلما هتموا بكل قطر واهتموا باخذه اهتماما، هتم همهم من في ذلك القطر من مخالفيهم فاهتموا اهتماما، ما استطاعوا معه هناك قياما، وانهزموا قبل المكافحة انهزاما، ومع ذلك كادت ملكة النصارى كيدا، قد ازدادوا به قوة و ايدا، وذلك انها قد شهرت بها بطاقات مطبعة في كل من الاقطار والقرى والامصار. فاشتهر غاية الاشتهار انها قد عفت عن

غیرتمند، اور غارتگر جوانمردوں نے خوب جم کر مقابلہ کیا۔

اپنی بے پناہ شجاعت و بسالت سے قلت اسباب و جماعت کے باوجود دشمن کے ہزاروں سوار، پیادے ٹھکانے لگا دیئے آخرکار مجبور ہو کر اپنی بہادری سے جان بچا کر نکل گئے اور دشمن ان کا تعاقب نہ کر سکا اب وہ نواح بھی صاف ہو گیا۔ ان دونوں سرداروں کی شکست کے بعد مخالفوں کے دل میں دشمن کا رعب قائم ہو گیا۔

یہ واقعہ رنجیدہ واقعات میں سے سب سے اہم اور آخری واقعہ اور اس جنگ کا خاتمہ تھا۔

نصاریٰ یہاں غالب ہونے کے بعد دوسرے اطراف میں پھیلنا شروع ہوئے۔ وہ جب کسی طرف کا قصد کرتے تو وہاں کے رہنے والے غم و فکر میں مبتلا ہو جاتے اور لڑے بھڑے بغیر شکست مان لیتے۔

ان تمام فتحمندیوں کے بعد بھی ملکۂ نصاریٰ (وکٹوریہ) مکر سے باز نہ رہی۔ اس مکر کی وجہ سے انہیں بڑی قوت و طاقت حاصل ہو گئی اس نے تمام دیہات، شہروں اور قصبوں میں مطبوعہ حکم نامے جاری کئے جن میں عام

الجیوش التی انحرفوا، والرعایا الذین ارتکبوا العصیان واقترفوا، الا الذین قتلوا النسوان والصبیان، والنصاریٰ الاولیٰ جاءوا مضطرین للاستیمان، فاغتالوهم بالعداوة والعدوان، والذین قاموا للملك والریاسة والسلطان، والذین کانوا یحثون الناس علی الاعتداء و الطغیان، وقد کانت الجیوش المنحرفة وغیرهم ممن رافقوا ووافقوا الوالیة واجتمعوا لدیها، لعوز المعائش اذ قدرت ارزاقهم وقترت اقواتهم وعدم ما کانوا یعطون مشاهرة او میاومة لفقد خراج کان یجبی الیها، لانتشار جنود النصاریٰ فی اقطار الملك وتسلطهم علیها فضاقت علیهم الارض بما رحبت، وضاقت علیهم انفسهم فی ضنك شدید، وضیق مدید، وکان کل منهم صفر الکف والراحة، فقید العافیة والراحة، مقتسم البال بالبلبال لنأی الاهل والعیال، فارتد کثیر منهم الی النصاریٰ واشیاعهم، واختاروا الانقیاد لاطاعتهم واتباعهم، فسلبهم النصاریٰ ما کان لهم من الافراس و

معافی کا اعلان کیا کہ تمام "باغی" لشکر اور سرکش و نافرمان رعایا کو، ان لوگوں کو چھوڑ کر معاف کیا جاتا ہے جنہوں نے عورتوں، بچوں اور ان نصارٰے کو جنہوں نے مجبور ہو کر پناہ لی تھی، ظلم و عداوت سے قتل کر ڈالا۔ یا وہ جنہوں نے سلطنت و ریاست قائم کی، یا وہ جنہوں نے سرکشی و عدوان پر لوگوں کو ابھارا،

ادھر وہ "باغی" لشکر اور دوسرے بیگم کے ساتھی، روزی کے نہ ہونے اور تنخواہ و ضروریاتِ زندگی میسر نہ آنے سے پریشان ہو چکے تھے۔

نصارٰے کے مسلط و منتشر ہو جانے کی وجہ سے بیگم کے پاس خراج اور محاصل کا آنا بند ہو گیا تھا، زمین کی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہو چکی تھی۔ وہ بڑی سخت مصیبت و تنگی میں پڑ گئے تھے، وہ سب تنگدست اور عیش و راحت سے دور تھے ان کے دل اہل و عیال کی جدائی سے پارہ پارہ تھے۔

ایسے حالات میں مجبور و مضطر ہو کر بہت سے لشکری وغیرہ نصارٰے کے اطاعت گذار بن گئے۔ ان کے پاس ہتھیار، گھوڑے،

اسلحان، واعطوهم خطوط الامان، فرجعوا الى الاهل والاوطان، ائبين خائبين مع الخسران والحرمان.

فتسلط النصارى على الملك كله بلا مزاحم، واستراحوا من المعارك والملاحم، والوالية بعد هذا الخبال والوبال، اوت مع قليل من الرجال، الى قُلل الجبال.

واذ كنت قد طال اغترابى واكتئابى واضطرابى، واشتد ارتغابى فى ايابى، الى دارى واهلى وجيرتى واحبابى، ورأيت موثق الايمان موثقا بالايمان، رجعت الى اهلى و وطنى، ودارى وسكنى، مطمئنا بموثق الايمان، غافلا عن انه لا ايمان لمن ليس له ايمان، وانه يمين بعد اليمين، من لا يتقى بدين، ولا يخاف يوم الدين.

فبعد ايام دعانى من مَعَانى عامل نصرانى فحبسنى وعنّانى وجزّنى وعنّانى ثم ارحلنى ماسورا الى قاعدة الملك التى صارت دار الهلك، وفوّض امرى الى

جو کچھ تھا چھین لیا گیا اور پروانۂ امان دیدیا گیا۔ اب وہ اہل وطن کی طرف خائب و خاسر ہو کر لوٹے۔

پھر تو نصاریٰ سارے ملک پر بلا مزاحمت قابض ہو گئے۔ میدانِ کارزار اور لڑائیوں سے نجات پا گئے۔ بیگم اس تباہی و بربادی کے بعد بچے کھچے تھوڑے سے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلی گئی۔

میں مسافرت و غربت، اضطراب و مصیبت کی زندگی گذار رہا تھا اور میرا اشتیاق و رغبت اپنے گھر، اہل و عیال، پڑوسی اور احباب تک پہنچنے کے لیے بڑھ رہا تھا کہ امن و امان کا وہی پروانہ جسے قسموں سے مؤکد کیا گیا تھا، نظر پڑا، اس پر بھروسہ کرکے اپنے اہل و وطن میں پہنچ گیا۔ مجھے اس کا بالکل خیال نہ رہا کہ بے ایمان کے عہد و پیمان پر بھروسہ اور بیدین کی قسم و یمین پر اعتماد کسی حالت میں درست نہیں خصوصاً جبکہ وہ بے دین جزاء و سزاء آخرت کا قائل بھی نہ ہو۔

تھوڑے دن کے بعد ایک حاکم نصرانی نے مجھے مکان سے بلا کر قید کر دیا اور رنج و غم میں مبتلا و مقید کر کے دار السلطنت لکھنؤ جو دراصل اب خانۂ ہلاکت تھا بھیجدیا۔ میرا معاملہ ایسے

۱؎ مرد خیال۔

حاکم متحکم، ظالم لا یرق لمتظلم، و وشی علیّ عنده مرتدان اثنان اللذان، جادلانی فی آیة من ای القرآن، محکمة حکمت بان من یتولّی النصاریٰ نصرانیٌ وهما علی تولّیهم یُصرّان، فارتدا واستبدلا الکفر بالایمان، فقضی علیّ بتخلید حبسی و تعذیبی و جلائی و تغریبی، و غصب کل مالی من کتبی و نشبی ومالی، و غصب دارا کانت لاهلی و عیالی وهم لم یخصّونی بهذا الغدر الفظیع، بل عاملوا خلقا کثیرا بما هو افظع من هذا الصنع الشنیع، فهم نکثوا مواثقهم کل نکث، واغتالوا کثیرا من الخلق بالضرب والخنق واخذوا کثیرا منهم بالابتلاء بالأسر والجلاء، بلا توانٍ و مکث واخلفوا کل وعد کل اخلاف، واتلفوا النفوس والنفائس ایّ اتلاف، فقد جاوز العدّ دماءً مطلولة لا تحصی بمئات والألوف، وتعدّی الحد رقاب مغلولة من اشراف واجلاف، سیما فیما بین دهلی و بین دیارنا من فسیح قطر فیه بلاد و قری و قصبات هی

ظالم حاکم کے سپرد کر دیا جو مظلوم پر رحم کرنا بھی نہ جانتا تھا۔ اور میری چغلی ایسے دو مرتد جھگڑالو، تندخو افراد نے کھائی جو مجھ سے قرآن کی محکم آیت میں مجادلہ کرتے تھے جس کا حکم یہ تھا کہ نصاریٰ کا دوست بھی نصرانی ہے۔ وہ دونوں نصاریٰ کی مودّت و محبت پر مُصر تھے انہوں نے مرتد ہو کر کفر کو ایمان سے بدل لیا تھا۔

اس ظالم حاکم نے میری جلاوطنی اور عمر قید کا فیصلہ صادر کر دیا اور میری کتابیں، جائداد، مال و متاع اور اہل و عیال کے رہنے کا مکان، غرض ہر چیز پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ اس شرمناک رویّہ کا تنہا میں ہی شکار نہ بنا تھا بلکہ بہت سی مخلوق سے اس سے آگے بڑھ چڑھ کر ناروا سلوک روا رکھا گیا۔ انہوں نے عہد و پیمان توڑ کر ہزاروں مخلوقِ خدا کو پھانسی، قتل، جلاوطنی اور قید و حبس میں بلا تاخیر مبتلا کر دیا، وعدہ خلافی کر کے بے شمار نفسوں اور لاتعداد نفیس چیزوں کو تباہ کر ڈالا۔ اس طرح خونِ ناحق شمار سے آگے بڑھ گیا۔ سینکڑوں اور ہزاروں سے گنتی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح شریف و غیر شریف قیدیوں کی تعداد حد سے متجاوز ہے۔ خصوصاً دہلی اور ہمارے دیار کے مابین وسیع علاقے میں جہاں شریف و عظیم خاندانوں کے شہر کے شہر

مواطن لاكثر نبال وخطر.

وقد ارسل اليهم رئيس يدعي الاسلام والايمان، جموعاً ووالي دار رياسة بالاستيمان، فاسرهم قهرهم بعد ما وعدهم بالايمان فغدرهم ارضاءً للنصارى بما هو محظور في جميع الاديان، ولم يخش لاسترضاء النصارى سخط العزيز المنتقم الديان، فقيد النصارى اولئك المرسلين، مغلولين مسلسلين، فنالوا كثيرا من البلاء، وعذبوا جما جما من هؤلاء بالقيود والجلاء، ومما يشق جدا من اشد البلاء فقد شارك النصارى ذلك الرئيس فيما استحقوا من الاجور في ابتلائهم عباد الله بكل عذاب بئيس.

هذا، ولما ابتلاني النصارى بالحبس، بما اختلقوا من الخدع و اللبس نقلوني من سجن الى سجن، و من حزن الى حزن، وزادوني شجنا على شجن، وحزنا على حزن، وسلبوني النعال واللباس ولبسوا علي كسي الكساء والكرباس، واخذوا مني

گاؤں کے گاؤں اور قصبے کے قصبے آباد ہیں ان شرفاء وعظماء کے پاس ایک رئیس نے جو اسلام وایمان کا مدعی بھی تھا، دارالریاسۃ میں طلبی کے ساتھ امن وامان کا پیغام بھیجا وہاں پہنچنے پر اپنے وعدے سے پھر کر نصاریٰ کی خوشنودی کی خاطر غداری کر کے ان سب کو گرفتار کر لیا، بدعہدی سارے مذاہب میں مذموم وممنوع ہے اس کا بھی لحاظ نہ کیا، یہ بدبخت نصاریٰ کی رضاجوئی میں خدائے عزیز و منتقم کے غصہ سے بھی نہ ڈرا، نصاریٰ نے ان سب کو ہتھکڑی اور بیڑی پہنا کر محبوس کر دیا اکثر شرفاء کو قتل اور باقی کو قید، جلاوطنی اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا۔ اس طرح وہ بدنصیب رئیس بھی نصاریٰ کے ساتھ اللہ کی مخلوق کو سخت عذاب میں مبتلا کرنے کی وجہ سے اجر وانعام کا مستحق بن گیا۔

یہ المناک کہانی یوں ختم ہوئی، اب میرا ماجرا سنئے، مکر وتلبیس سے نصاریٰ نے جب مجھے قید کر لیا تو ایک قید خانے سے دوسرے قید خانے اور ایک سخت زمین سے دوسری سخت زمین میں منتقل کرنا شروع کیا مصیبت پر مصیبت اور غم پر غم پہنچایا۔ میرا جوتا اور لباس تک اتار کر موٹے اور سخت کپڑے پہنا دیے

فراشا لينا حسنا، و مهدوا لي وطاء، مولما خشنا، كانه شوك قتاد، او جمر وقاد، ولم يتركوا عندي ابريقا ولا قعبا ولا انية، واطعموني ضنا زنا وسقوني مياها انية، فعوضت من حميم دان، بحميم آن، و بليت مع مالي من كبر وتوان، بصغار وهوان، في كل آن، ثم قذفني شط الخصم الكالح الى شط الخضم المالح، الى جبل مستوبل راس، اسمه راس، لايزال الشمس فيه على سمت الراس، فيه شعاب صعاب، وعقاب فيها عقاب، و فجاج تغشاه امواج، من بحر لجي ماؤه أجاج، نسيمه احر من السموم، و نعيمه اضر من السموم، غذاءه امر من طعوم العلاقم، وماءه اضر من سموم الاراقم، سماءه غمام، يمطر الغموم وسحابه الهموم، يفيض الهموم، وارضه كالجدري والحصب حصباء، وريحه من النكبة نكباء، كل بيت فيه من الحشائش والقصب همز

زم و بہتر بستر چھین کر، خراب، سخت و تکلیف دہ بچھونا حوالہ کر دیا۔ گویا اس پر کانٹے بچھا دیئے گئے تھے یا دہکتی ہوئی چنگاریاں ڈال دی گئی تھیں۔ میرے پاس لوٹا، پیالہ، اور کوئی برتن تک نہ چھوڑا۔ بخل سے ماش کی دال کھلائی اور گرم پانی پلایا۔ محبان مخلص کے آب محبت کے بجائے گرم پانی اور ناتوانی و کبر سنی کے باوجود ذلت و رسوائی سے ہر وقت سامنا رہا۔ پھر ترش رو دشمن کے ظلم نے مجھے دریائے شور کے کنارے ایک بلند و مضبوط، ناموافق آب و ہوا والے پہاڑ پر پہنچا دیا جہاں سورج ہمیشہ سر پر ہی رہتا تھا۔ اس میں دشوار گذار گھاٹیاں اور راہیں تھیں جنہیں دریائے شور کی موجیں ڈھانپ لیتی تھیں۔ اس کی نسیم صبح بھی گرم و تیز ہوا سے زیادہ سخت اور اس کی نعمت زہر ہلاہل سے زیادہ مضر تھی۔ اس کی غذا حنظل سے زیادہ کڑوی۔ اس کا پانی، سانپوں کے زہر سے بڑھ کر ضرر رساں، اس کا آسمان غموں کی بارش کرنے والا، اس کا بادل رنج و غم برسانے والا۔ اس کی زمین آبلہ دار۔ اس کے سنگریزے بدن کی پھنسیاں اور اس کی ہوا ذلت و خواری کی وجہ سے ٹیڑھی چلنے والی تھی۔ ہر کوٹھری پر چھپر تھا جس میں

من الوصب والنصب، لايزال سقفه يكف، قطرة كدمع عيني لاتنقف، لايزال تعفن فيه الهواء، فحقت فيه الأدواء، وهان الدوى وعزّ الدواء، وشاعت فيه الأوباء، وعم فيه الجرب والقوباء، ما فيه التئام لكليم، ولا سلامة لسليم، ولا علاج لسقيم، من يداوى فيه يدوى، ومن يداوى فيه يُودى، ومن اسى اساء، وزاد فى الأسى، ومن آسى لايؤسى عليه ولا يواسى، وما من كرب فى الدنيا يقاس على كرب ههنا يقاسى، ما فيه سقام، الا وهو داء عقام، فالحمّى فيه مقدمة الحِمام، وعموم علة السرسام والبِرسام علة تامة للتّام، وكم فيه من مرض وسقم، لا يوجد منه اسم ورسم، من كتب الطب فى رقم، والساعوق، يسعر حشا المرضى كالساعوق، والنطيس لا يحمى المريض ولكن يحمى عليه قبة الوطيس، فهو لا يعرف مرضا، ويسقى المريض ما يصير به حرضا، واذا مات

رنج و مرض بھرا ہوا تھا، میری آنکھوں کیطرح ان کی چھتیں ٹپکتی رہتی تھیں، ہوا بدبودار اور بیماریوں کا مخزن تھی، مرض سستا اور دوا گراں، بیماریاں بے شمار، خارش و قوبا، (وہ مرض جس سے بدن کی کھال پھٹنے اور چھلنے لگتی ہے) عام تھی، بیمار کے علاج، تندرست کے بقاء صحت، اور زخم کے اندمال کی کوئی صورت نہ تھی۔

معالِج مرض میں اضافہ کرنے والا اور معالَج ہلاک ہونے والا، طبیب تکلیف و رنج بڑھانے والا تھا۔ رنجیدہ کی نہ غمخواری ہی کیجاتی نہ اس پر رنج و افسوس کا اظہار ہی ہوتا، دنیا کی کوئی مصیبت یہاں کی المناک مصیبتوں پر قیاس نہیں کی جا سکتی۔ یہاں کی معمولی بیماری بھی خطرناک ہے۔ بخار موت کا پیغام، مرض سرسام اور برسام (دماغ کے پردوں کا ورم) ہلاکت کی علتِ تام ہے بہت مرض ایسے ہیں جن کا کتبِ طب میں نام و نشان نہیں۔ نصرانی ماہر طبیب مریضوں کی آنتوں کو تنور کی طرح جلاتا اور مریض کی حفاظت نہ کرتے ہوئے آگ کا قبہ اس کے اوپر بناتا ہے۔ مرض نہ پہچانتے ہوئے دوا پلا کر موت کے منہ کے قریب پہنچا دیتا ہے

في احد من الناس، جرّ برجله احد من الانجاس الادناس، هو كنّاس؛ كانه شيطان خنّاس، او نسناس؛ فيواريه بعد نزع ما له من اللباس؛ في كثيب من رمل، بلا تكفين و غسل؛ فلا يحفر له لحد، ولا يصلّي عليه احد، هذا، ولولا للميت في هذه الحالة الدنية، لكانت فيه المنية، هي الامنية، وكان فجاة الاجل هي الامل الاجلّ، وكان المنا، اقصى المنى، ولو لم يكن قتل المرء نفسه في الدين محظورا، وعذاب يوم الدين فيه محذورا، لم يرهق من جيئ به ههنا ما سوّا محسورا؛ وكان النجاء ممن ابتلي به ميسورا؛ هذا، وقد ابتليت في باعراض عديدة، وامراض شديدة، وقد عيل بها صبري، وضاق بها صدري، وامتحق بدري، و هان قدري، وكيف الخلاص والمناص؛ عما شجاني فاعتاص، لا ادري وبليت معها اقاسي من الكرب، بشدة القوباء والجرب، الغدو والرواح، وجثماني كله مصاب بقروح، تربو على كلوم وجروح.

جب کوئی ان میں سے مرجاتا ہے تو نجس و ناپاک خاکروب جو درحقیقت شیطان خناس یا دیو ہوتا ہے اس کی ٹانگ پکڑ کر کھینچتا ہوا غسل و کفن کے بغیر اس کے کپڑے اتار کر ریگ کے تودے میں دبا دیتا ہے۔ نہ اس کی قبر کھودی جاتی ہے۔ نہ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

یہ کیسی عبرت ناک والم انگیز کہانی ہے۔

یہ واقعہ ہے کہ اگر میت کے ساتھ یہ برتاؤ نہ ہوتا تو اس جزیرہ میں مرجانا سب سے بڑی آرزو ہوتی اور اچانک موت سب سے زیادہ تسلی بخش تھی۔ اور اگر مسلمان کی خودکشی مذہب میں ممنوع اور قیامت کے دن عذاب وعقاب کا باعث نہ ہوتی تو کوئی بھی یہاں مقید و مجبور بنا کر تکلیف مالایطاق نہ دیا جاسکتا اور مصیبت سے نجات پالینا بڑا آسان ہوتا۔

یہ ناقابل برداشت حالات تھے ہی کہ میں متعدد و سخت امراض میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے میرا صبر مغلوب، میرا سینہ تنگ میرا چاند دھندلا اور میری عزت ذلت سے بدل گئی۔ میں نہیں جانتا کہ اس دشوار و سخت رنج و غم سے کیونکر چھٹکارا ہو سکے گا۔ خارش و قوبا میں ابتلا اس پر مستزاد ہے۔ صبح و شام اس طرح بسر ہوتی ہے کہ تمام بدن زخموں سے چھلنی بن چکا ہے

معرمالی من اوجاع تحلل الروح، يكاد يقضي بي الثبور الى الثبور والبور، بعد ما عشت عمراً في عافية وحبور، و رفاهة وحبور، قد كنت قبل مستورا، والآن صرت منثورا، بل مشهورا، وكنت زمنا سليما فرحانا، واليوم صرت زمنا كليما قرحانا، اعاني شدائد مصائبا، واكابد من صعائب عصائبا، شعر:

حملتنا من الايام ما لا نطيقه
كما حمل العظم الكسير العصائبا

ومع ذلك كله احمد الله سبحانه، واشكره على منه وفضله، فاني ارى غيري من الاسرى مثقلا باغلال، مبتلى باعلال، يساق في اقياد، و يقتاد بقياد، يسوقه ويقوده غليظ شديد حديد في قيود من حديد، يسومه كل هنة ومحنة، و يبدي له كل حقد و احنة، ويزيده اوجاعا على اوجاع، ولا يرثي له اذا تعطش او جاع، فاحمد الله ربي على المعافاة من هذه الآفات، واشكره على ما لقيني من المنح، وصيانته اياي من هذه المحن،

روح کو تحلیل کر دینے والے درد و تکلیف کے ساتھ زخموں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ وہ وقت دور نہیں جب یہ پھنسیاں مجھے ہلاکت کے قریب پہنچا دیں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب عیش و مسرت، راحت و عافیت میں زندگی بسر ہوتی تھی۔ اب محبوس و قریب ہلاکت ہوں۔ ایک زمانہ وہ بھی تھا جب محسودِ خلائق، غنی اور صحیح و سالم تھا، اب اپاہج اور زخمی ہوں، بڑی سخت مصیبتیں اور بیسیوں صعوبتیں جھیلنا پڑ رہی ہیں "ٹوٹی ہوئی ہڈی جس طرح لکڑی اور پٹی کا بوجھ اٹھاتی ہے اس طرح ہم بھی ناقابلِ برداشت مصیبتیں اٹھا رہے ہیں۔" ان تمام مصائب کے باوجود اللہ کے فضل و احسان کا شکر گذار ہوں کیونکہ اپنی آنکھوں سے دوسرے قیدیوں کو بیمار ہوتے ہوئے بھی، بیڑیاں پہنے ہوئے زنجیروں میں کھینچے جاتے ہوئے دیکھتا ہوں انہیں لوہے کی بیڑیوں اور زنجیروں میں ایک سخت، تیز اور غلیظ انسان کھینچتا ہے محنت و مہنت، کینہ و عداوت کا پورا مظاہرہ کرتا ہے تکلیفوں پر تکلیفیں پہنچاتا اور بھوکے پیاسے پر بھی رحم نہیں کھاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ان آفات و تکالیف سے محفوظ رکھا۔

وانی وان استیئست نظرا الی ظاهر الاسباب من نجاتی، وقطعت رجائی، فان اعدائی یجدّون فی ایذائی، ویبغون بما یبغون ایذائی وآودائی لایستطیعون مداواة دائی، وقد رسخت فی قلوب العدیٰ منّی اضغان وحقائد کما ترسخ فی القلوب من الادیان عقائد، وقد شحنت صدورهم الوخیمة بالشحنا والسخیمة، لکنی ارجو رحمة ربی العزیز الرحیم، البرّ الرؤف الکریم، الذی ینجی الضعفاء العاجزین من الفراعنة الجبابرة، ویلئم جروح المظلومین المکلومین بمراهم مراحمه الجابرة، فهو الجبار علی کل جبّیر، وهو الجبار لکل کسیر، وهو الجبار لکل فقیر وخسیر، وهو المنجی للمرجی الاسیر، و هو المیسر لکل عسیر، وهو الذی نجّی نوحا من الغرق، وابراهیم من الحرق، وایوب مما مسته واصابه من الضر والاوصاب، و یونس من بطن النون، وبنی اسرائیل مما کانوا یعانون، وکفی

میرے دشمن میری ایذا رسانی میں کوشاں اور میری ہلاکت کے در پے رہتے ہیں میرے دوست میرے مرض کے مداوا سے لاچار ہیں دشمنوں کے دل میں میری طرف سے بغض و کینہ، مذہبی عقائد کی طرح راسخ ہو گیا ہے، ان کے پلید سینے کینہ وعداوت کے دفینے بن گئے ہیں۔

ان ظاہر اسباب پر نظر کرتے ہوئے میں اپنی نجات سے مایوس اور اپنی امیدوں کو منقطع پاتا ہوں لیکن اپنے رب عزیز ورحیم رؤف وکریم کی رحمت سے ناامید نہیں ہوں وہی تو جابر فرعونوں سے عاجز ضعیفوں کو نجات دلاتا ہے اور وہی تو زخمی مظلومین کے زخموں کو اپنے رحم وکرم کے مرہم سے بھرتا ہے، وہ ہر سرکش کے لئے جبار وقہار ہے، ہر ٹوٹے ہوئے دل کا جوڑنے والا، اور ہر نقصان رسیدہ فقیر کا کامیاب بنانے والا اور ہر دشوار کو آسان کرنے والا ہے۔

اسی نے نوح (علیہ السلام) کو غرق، اور ابراہیم (علیہ السلام) کو طپش وحرق، ایوب (علیہ السلام) کو مرض ومصائب، یونس (علیہ السلام) کو شکم ماہی، اور بنی اسرائیل کو بربادی وتباہی سے نجات دی۔

موسى وهارون فرعون، وهامان وقارون، وكفى المسيح ما مكر الماكرون، وكفى حبيبه المصطفى ما كان يمكر به الكافرون، فان رمقتني صعوب، ولحقتني خطوب، و محقتني كروب، وحاقت بي ذنوبه فلست بفضله بمبتئس ولا من رحمته ببائس، فربي هو الشافي والكافي، والمعافي والعافي، فكم مريض يكون على شفا، اذا دعاه شفى، وكم معتد اذا اعتذر اليه واستغفره عنه وعفا، وكم كريب اذا ناداه كشف كربه، وكم غريب اذا ناجاه اسعف اربه، وكم مسجون يشد عليه الوثاق يمن عليه الرب الخلاق على الاطلاق، بالتخليص والاطلاق عن الحبس والاصفاد، من دون مانّ ولا رفاد،

وانا مظلوم مهضوم مضطر و مسكين مستكين معتر ادعوه مناجيا، وابتهل اليه راجيا، وانا ديه متضرعا، بحبيبه اليه متذرعا، وقد وعد ولا يخلف وعده باجابة المضطر، و كشف السوء عنه اذا دعاه، و

اسی نے موسیٰ و ہارون (علیہما السلام) کو ہامان و فرعون و قارون، اور عیسیٰ مسیح (علیہ السلام) کو مکرِ ماکرین اور اپنے حبیب مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دجل و فریبِ کفار پر غالب کیا۔ پھر اگر مجھے مشقتوں، صعوبتوں اور حوادث و معاصی نے گھیر لیا ہے تو اس کی رحمت و فضل سے کیوں مایوس ہوں، وہی میرا رب، شافی و کافی اور خطا پوش و آمرزگار ہے۔

بہت بیمار جو موت کے کنارے پر پہنچکر بھی اسے یاد کرتے ہیں، شفا پاتے ہیں۔ بہت خطاکار جب استعذار و استغفار کرتے ہیں مقبول بارگاہ ہوجاتے ہیں، بہت دردمند جب اسے پکارتے ہیں مصیبت سے نجات پاتے ہیں، بہت مسافر جب اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں مراد کو پہنچتے ہیں بہت قیدی جو زنجیروں میں جکڑے ہوتے ہیں خلاقِ مطلق انہیں بیڑیوں اور قیدوں سے بلافدیہ و احسان چھٹکارا دلاتا ہے۔

میں بھی مظلوم و دل شکستہ و مضطر اور مسکین و ذلیل و محتاج بنکر اسی خدائے برتر کو پکارتا ہوں اس کے حبیب کو وسیلہ بنا کر اور امیدوارِ رحمت ہو کر اس کی بارگاہ میں بصد تضرع التجا کرتا ہوں وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا، اس نے مظلوم و مضطر کے یاد کرنے پر اجابت دعوت اور کشفِ مصیبت

اعانة المظلوم اذا استصرخه وناداه، فهو يُنجيني عما يشجيني، ويطلقني عما يعلقني، ويشكيني عما يشكيني، ويبرئني عما يبريني، وينقذني عمن ياخذني، ويسلمني عمن يظلمني، ويرحم على عويلي وبكائي، ويشفيني عن اشتكائي وشكائي، ويمحو شأمتي وشقائي، انه سامع الدعاء، واسع العطاء، دافع البلاء، فهو الذي ارجو لجلاء حزن الجلاء وابلاء حسن البلاء من الآلاء، يارب فأنجني مما انا فيه، يامحوّل المرتجين، ياموئل الملتجين، امين، بحرمة حبيبك الامان الامين، وآله الميامين، وصحبه المحامين، ياارحم الراحمين، يااحكم الحاكمين، المنتقم للمظلومين من الظالمين، و اخر دعونا ان الحمد لله رب العالمين.

هذا وقد وصفت[له] بعض ما نابني، ونبذا مما اصابني، في قصيدتين احدهما همزية تحكى همزات الشياطين، والاخرى دالية

کا وعدہ کیا ہے، وہی مجھے تکلیف سے نجات دے گا، وہی قلق و اضطراب سے آزاد کریگا وہی امراض سے شفا بخشے گا، وہی پکڑنیوالے سے چھڑائے گا، وہی ظالم سے بچائے گا، وہی میرے گریہ و بکا، پر رحم کرے گا، وہی میری بد بختی و شامت کو مٹائے گا، وہ دعا کا سننے والا، بہت دینے والا، اور بلاؤں کا دفع کرنے والا ہے۔ اسی سے جلاوطنی کے غم کو دور اور بہترین نعمتوں کے عطا کرنے کی امیدیں وابستہ ہیں۔ اے میرے رب! مصیبتوں سے مجھے نجات دے، اے امیدواروں کے امیدگاہ، اور اے التجا کرنے والوں کے پناہ گاہ! اپنے حبیب امین، اس کی آل طاہرین و مبارکین اور اس کے صحابہ محافظین دین کے صدقے میں ہماری سن لے، اے ارحم الراحمین! اور اے احکم الحاکمین! تو ہی ظالموں سے مظلوموں کا انتقام لینے والا ہے۔ بیشک ساری تعریفیں سارے جہان کے پالنے والے کے لئے ہیں۔

یہ پر درد و الم انگیز کہانی ختم ہوئی۔ میں نے اپنی مصیبت و پریشانی کا کچھ حال دو قصیدوں میں بھی لکھا ہے۔ ایک قصیدہ ہمزیہ ہے جس میں شیطانی وساوس کا ذکر ہے، اور

[له] في بعض النسخ وضعت.

دالة على ما يعانى هذا الحزين الرهين، وختمتهما بمدح سيد المرسلين، الرسول المكين الامين، عليه ازكى صلوات المصلين، وتسليمات المسلمين، وكنت قد نظمت قبل قصيدة فى قوافى النون، فريدة كالدر المكنون، كل بيت منها بيت القصيد، بل بيت مشيد، عدد ابياتها ثلاثة او يزيد، لم يتيسر لى اتمامها، وعاقنى هجوم البلايا وارتكامها مطلعها: شعر

مانالم اورق فى اوراق اشجان
الاوهيج اشجانى واشجانى

فان من علىّ ربى الخلاق، بالتخليص والاطلاق، ذيلتها بحسن التخلص بمدح من خص من مكارم الاخلاق، باوفى خلاق، عليه وعلى آله اخلق الصلوٰت الى يوم التلاق، والله سبحنه ولى التوفيق والاحقاق۔

دوسرا دالیہ ہے جس میں اس غمگین و معذور کی تکلیف و رنج کا تذکرہ ہے۔ ان دونوں قصیدوں کو سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی مدح پر ختم کیا ہے ان دونوں سے پہلے "نون" کے قوافی میں بھی قصیدہ لکھا تھا جو دُرِّ یتیم کی طرح فرید و یگانہ ہے۔ اس کا ہر شعر مضبوط و مرتفع قصر کی طرح ہے۔ اس کے تین سو سے کچھ زیادہ اشعار ہو کر رہ گئے۔ اس کے اتمام کی نوبت نہیں آئی۔ مصائب و آلام کے ہجوم نے تکمیل کا موقعہ نہیں دیا۔ اس کا مطلع یہ ہے:

ماناح اورق فى اوراق اشجان
الاوهيج اشجانى واشجانى

اگر اللہ نے مجھ پر رہائی سے احسان فرمایا تو اس ذات کی مدح اس میں شامل کر کے ختم کروں گا جسے مکارمِ اخلاق سے پورا پورا حصہ ملا ہے۔ اس پر اور اس کی آل پر قیامت تک صلوٰۃ و سلام۔ واللہ سبحانہ ولی التوفیق و الاکرام۔

WWW.NAFSEISLAM.CO